

التَّبَيُّنُ الطَّرِيقُ تَنْزِيلُ أَبِي لَعْنٍ

Also Known as:

Allama Ibn al-Arabi aur unka Maslak

By Hadhrat Hakeemul Ummat Maulana Ashraf Ali Thanvi
(Rahmatullahi Alayh)

قَالَ تَعَالَى كَذِبًا أَلَمْ يُحِطُوا بِعِلْمِ آيَاتِهِ وَمَا عَلَيْهِ

چون آیت مزبور را جمیع مهاباد و بعلمت های است بر دو کلاس قبل احاطه
علیه و اتیان تا ویش که مفسرست تحقیق معانی و منبعیه عقلیه و معرفت
و وقوف تحصیلش و رساله



که حاصلش تحقیق کلام شیخ اکبر است بغرض دفع اعتراضات و بکلام شیخ محقق
از عظم صادق بود و مرقایه بلا از چنین رد قبل المعرفته و الوقوف
بنام علییه محمد شبیر علی مدیر رساله النور

این مطبعه ایست المطبعه کتبیه کربلائی

التبیین فی الطریق تنزیہاً ابراراً لعز بہ کبریا للہ کبیر

بعد الحمد والصلوة شیخ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ شجلیہ صوفیہ امت کے اپنے زمانہ سے
اس وقت تک تصوفیت کے ساتھ ایک معرکہ الارار سند مختلف قیما رہے ہیں اور
منشأ اس اختلاف کا بعض اقوال ہیں جو ان کی طرف منسوب ہیں جبکہ ظاہر شریعت کے
خلاف ہی بعض نے انکو خلاف شریعت دیکھ کر انکی تضلیل کی بعض نے ان کے تاریخی
احوال پر نظر کر کے انکو اولیاء میں شمار کیا اور ان کے ان ہی فضائل و کمالات و دیگر علوم
و مقالات کو دیکھ کر ان اقوال موہمہ میں سے بعض کی نسبت کا انکار کیا اور بعض میں انکی
اصطلاحات پر نظر کر کے تاویل کی اور بعض میں ثابت کر دیا کہ وہ شریعت میں مسکوت
عنہا ہیں مخالفت نہیں اور یہ سب اقوال علوم مکاشفہ کے ابواب سے ہیں باقی علوم معانی
میں ان سے ایک قول بھی ایسا نقل نہیں کیا گیا چونکہ حق کو جب سے اہل بشر کی صحبت
تصیب ہوئی ہے اور الحمد شر بچپن ہی سے نصیب ہوئی ہے علوم تصوف میں سے فخر
علوم معانی ہی سے عقلی محسوس ہی کو نکال دینی کا ان ہی سے تعلق ہے اور ان ہی پر عمل کرنا
قرب حق میں دخل ہے اور علوم مکاشفہ میں گو طبی لذت آتی تھی مگر عقلی رغبت نہیں ہوئی
کیونکہ انکو قرب میں کچھ دخل نہیں اور خطرہ ان میں اس قدر قوی ہے کہ انکی بعضی غلطی ایمان
تک کی غزل ہو جاتی ہے (اللہ ما حفظنا) اسی لئے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور

کتابیں بھی دیکھنے کی طرف کبھی توجہ نہیں ہوتی اور نہ کسی ایسی کتاب کو قصد و کجا
اتفاقاً متفرق طور پر نظر سے گذر جانا اس سے مستثنیٰ ہے البتہ اپنے بزرگوں کو چونکہ مثل
دیگر ائمہ طریق کے انکا اعتقاد یا ان کی حقیقت و عظمت ہمیشہ قلب میں مرکوز رہی اور
خطرہ بھی جا حمت صوفیہ کی طرف قلب کو ہمیشہ میلان و رجحان رہا ہے اور قواعد و شرائط
سے بھی اس مذاق کو احوط و اسلم سمجھنا ہوں کیونکہ حسن ظن کیلئے تو احتمال صلاحیت
بھی کافی ہے اور موطن احتمال نہ کوہ کے ہوتے ہوئے نہی غصہ سے مگر انکی ساتھ ہی دلیل
کے بعد بھی ایسے اقوال کے اعتقاد جازم کو یا با ضرورت شدید ان کے مطالعہ یا نقل اور
بالخصوص اخلاص کو پیر یا مخصوص غیر محقق کیلئے ناجائز سمجھنا رہا اور حضرت عارف جمعی
کے اس ارشاد کو اپنا مسلک دکھانے

نکتہ ہاچوں حج پولا درست تیز	بچوں ہماری تو سپرواپس گریز
پیش رو ہاچوں بے اسپر (فہم) میا	کڑھیدن تیغ را بنود حبیب
لقد و نکات است کامل بر احلال	تو نہ کامل مخور می با مش لال
ظالم آن قومے کہ حیثان خجند	از سخن باعاسے را سو خستند

سب سے پہلے ایسے مضامین کے فقرہ مگر متصل بسلسل مطالعہ کا اتفاق مشتمل
میں اس موقع پر ہوا جب فقہوں اعظم کی شرح خصوصاً انکم لکنا شروع کیا جسکی وجہ
اس کے خطبہ میں مذکور ہے اور جسکو اعلیٰ الاقوام کی صورت میں صرف بعض مقامات کی
شرح پر التفکر کے درمیان میں چھوڑ دیا گیا اس زمانہ میں مجھ کو جو خوش احوال تھا ان
مضامین سے ہوتا تھا عمر بھر یاد رہیگا بعض مقامات پر قلب کو بوجہ تکلیف ہوتی تھی چنانچہ
اس جنہیں کہیں کہیں میں نے اسکا ذکر بھی کیا ہے اور یہ بھی وجہ تھی اس شرح کے چھوڑ دینے
کی اس واقعہ کو قریب سات سال کے ہو گئے کہ اپنے مسلک قدیم کی موافق پھر اس طرف
توجہ نہیں کی مگر ایام حاضرہ میں قلب پر دفعہ وار دھوا کہ شیخ مدوح الصمد کے کلام کی شرح
جس غرض سے کی جاتی تھی کہ لگے نہ خود منہ امت میں واقع ہوں نہ شیخ کی تفصیل کریں نہ
عرض کو تفصیلاً اس شرح ہی سے حال ہوتی جو کہ مکمل نہیں ہوئی مگر اچھا لایک دو سکر

حرف سے بھی حال ہو سکتی ہے وہ یہ کہ خود شیخ کے کلام سے وہ حقائق جمع کئے جاویں
جو ان اقوال پر ہر کے مضامین و معانی میں اور چونکہ قابل و احصاء کے کلام میں (جبکہ بعض
جو خصوصاً جبکہ عالم اور متعلم اور صاحب کمال بھی ہو) تعداد میں خلافت اصل ہے اور
تطابق کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو اقوال ظاہر و الدلالہ و مطلقہ و النصیحہ کو اقوال ختمہ و الدلالہ
و مودتہ و البطالان کی طرف راجع کیا جاوے یا بالعکس اور ظاہر ہے کہ شیخ اول عقلاً و نقلاً
مردود ہے پس ثانی قبول کیلئے متعین ہوگی بلکہ یہ طریق کہ شیخ ہی کے کلام سے شیخ کا تبرج
اعترافات سے کیا جاوے اس غرض کے حصول میں مکمل الہیت اور سی باقیہ تفصیل
سے بھی زیادہ افضح و اقویٰ ہے چنانچہ تفصیل جو کہ سورنٹن بالشیخ مع حل کلام علی الظاہر
پیدا ہوئی تھی اسکا رفع اس طرح ہو جاوے گا کہ دوسرے اقوال اس سورنٹن کے دفع ہیں اور
منسلک ہو کہ حسن ظن بالشیخ مع حل کلام علی الظاہر سے پیدا ہوئی تھی اسکا رفع اس طرح
ہو جاوے گا کہ دوسرے اقوال ان اقوال کی دلالت کو مشتبہ کر دیں گے اور اگر ایک کو دوسرے
کی طرف راجع بھی نہ کیا جاوے اور حیل بالشیخ سے ہر ایک کے تقدم و تاخر کو محمل لایا جاوے
تب بھی غایت مافی الہیاب اشعباء کی حالت رہیگی جسکا مقتضا احتیاط ہے اور ظاہر ہے
کہ احتیاط یہی ہے کہ ایسے اقوال خلافت ظاہر سے نہ شیخ پر طعن ہونے احتیاج ہو بلکہ مقتضا
اصول کا یہی ہے کہ ظاہر الصواب کو اصل اور ظاہر الخطا کو اس کے تابع قرار دیا جاوے کہانی
الحل لا قوم عن روح الدعائی وقد قالوا اذا اختلفت کلام امام یو خدمتہ یا یوافق الادلہ
الظاہرۃ اے بہر حال یہ جمع فریقین کو نافع اور حقیقت شریعت کی حفاظت اور حقوق اولیاء
کی حفاظت کا جامع ہوگا اس وارد قلبی پر بھی غالباً مدت اقامت شریعیہ کی گذر گئی کچھ
وقت کی کمی سے کچھ طبیعت کی مستی سے دفع الوقعی ہوتی رہی مگر جب تقاضا زیادہ
ہوا بتام خدا کے پیش ہی گیا اور یہ سطرین تمہیدی لکھ لیں اللہ تعالیٰ انعام مقصود میں فرما دیا
مقصود کے اطراف نظر کر کے ایک مقدمہ اور چار فصلیں اور ایک خاتمہ اس جزو کے
تجزیہ کرتا ہوں مقدمہ میں بعض تنبیہات ضروریہ منقروہ ہونگی **فصل اول** صوفیہ
محققین کا مسلک اتباع علوم شریعت میں **فصل دوم** شیخ کے کمال پر اساطین

امت کی شہادت فصل سوم جامع تصوف و علوم تصوف کے ساتھ کیا معا
 رکھنا چاہئے۔ فصل چہارم میں شیخ کے کلام سے وہ حقائق جمع کئے گئے ہیں
 جو ان اقوال پر مبنی ہیں۔ سارا سن میں جو حضرت شیخ کی طرف نسبت ثابت یا غیر
 ثابت منسوب ہیں اور شیخ پر انکار و اعتراض کے مشابہتوں میں گویا شیخ پر واقع ہونے والے
 اعتراضات کا جواب خود شیخ ہی کے اقوال سے ہو جاوے گا اور اصل مقصود تو صرف
 یہی اجوبہ ہیں مگر بعض بعض مقامات میں دوسرا جواب بھی زائد کوٹے گئے ہیں اور شاید
 شاید ناو کسی مقام پر ان ہی دوسرے جواب پر گفتگو کی ضرورت ہو جبکہ بہت ہی ظاہر اور
 واجب القبول ہوں اور ترتیب ان اجوبہ یا اقوال شیخ کی یہ ہوئی کہ اول اقوال اعتراضات
 کو بعنوان اعتراض ابی عن الصواب یعنی البعد عنہ کہا ہو شان الاقرار
 الباطل والا در تباب نقل کیا جاوے گا اسکے بعد اقوال جوابیہ کو بعنوان اقتراب ابی
 الی الصواب یعنی القرب متنا کہا و شان الحق من الجواب وارو کیا جاوے گا۔
 صرف پانچ عنوان جو بالکل وسط میں بدلے گئے ہیں مقتضی ذکر ہوا لکن نہایت
 اس حق کا مسلک حضرت شیخ کے باب میں مقدمہ تنبیہ (الف) چونکہ اکثر مشائخ
 رسالہ ہذا پر اوقیت سے لے گئے ہیں اس کے حوالہ میں صرف جلد کا صفحہ یا باب لکھ دینے پر
 اکتفا کیا جاوے گا اور جو مضمون دوسری کتاب سے نقل ہو گا وہ ان اسکا نام بھی لکھ دیا
 جاوے گا تنبیہ (ب) اکثر جگہ عربی عبارات کا ترجمہ بھی بطور مثال نہ کہ تحت الفاظ عام
 ناظرین کے لئے لکھ دیا گیا ہے تاہم استفادہ کاملہ اسی پر موقوف ہے کہ کسی عالم محقق
 سے اسکو سمجھ لیں اور اگر وہ بنا بر عدم مناسبت کے صلاحیت فہم کی نفی کر دے اس کا
 قول قبول کریں اور بعض عبارات جگہ اصل مقصود میں چندان دخل نہ تھا بلا ترجمہ بھی لکھی
 گئیں (ج) لطائف اتفاق سے ہے کہ رسالہ ہذا میں پانچ فصل ہیں اور ہر فصل میں
 پچیس یا اسی یا سو یا سو و دو فصل میں مکرر بھی آئے ہیں مگر چونکہ ہر فصل
 میں جدا جدا مقصود پر دل ہیں اس لئے وہ مکرر بھی تغایر ہی ہے اور فصل چہارم کو استغناء
 میں سپرد رہا بہت ذات و صفات کے متعلق ہیں اور اس سے نصف بعد حذف کسر

یعنی سات نبوت کے متعلق ہیں اور اس سے نصف بعد حذف کسر یعنی تین متفرق مسائل
 کے متعلق ہیں اور ترتیب تنازل ہی ایک لطیفہ ہے (د) چونکہ مجموعہ مضامین حصول کا
 عدد نو ہے جیسا حرفت میں ذکر ہو چکا ہے اس لئے رسالہ کا ایک مناسب لقب بھی تجویز
 کیا گیا حصہ غربی عرب یعنی خمر اور منسوب کیلئے یعنی الفاظ مجموعہ لبروں کے ہر شمار
 بر معانی مشابہ بالخر فی التثبط والخریب کے گویا منسوب الی الخمر ہیں اور مناسبت مخوی
 اس لقب کی رسالہ کے نام کی ساتھ بھی ظاہر ہے لا شتمالہ علی مادۃ الطرب و ہا
 انا اشیر فی المقصود معنی کے لکھنا المعیود علی المعیود۔

فصل اول مصوفیہ محققین کا مسلک اتباع شریعت میں

قال الشعرانی و دانہی کل من عن
 عن الوصول الی عقل کے کلام اہل
 الکشف ان یقتضی ظاہر کلام
 المشائخ ولا یجوز الی ان قال و
 ذلک لان عقائد اہل الکشف
 صنفیہ علی اصول شریعت و عقاید
 غیرہم صنفیہ علی اصول یونانی متون
 بعادہ امیرانہم فی کل عالم
 یرد فیہ من قاطع والفسخ یجد
 القوة فی اعتقاد ما علیہ الجمہور
 دون ما علیہ اہل الکشف لقلۃ
 سالکی طریقہم (ص ۱)

(ترجمہ) امام غزالی جیسے فرمایا۔
 میں ایسے تمام لوگوں کو جو کہ اہل کشف کے
 کلام کے سمجھنے تک پہنچنے سے عاجز ہیں
 وصیت کرتا ہوں کہ وہ ظاہر کلام مشائخ
 کے ساتھ قائم رہیں اس سے آگے تجاوز
 نکریں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اہل کشف
 کے عقائد تو ایسے اور پریشانی ہیں جو مشائخ
 کے متعلق ہیں (اور مشائخ عام فہم ہیں)
 اور غیر اہل کشف کے عقائد ایسے اور پر
 یشانی ہیں جن پر ایمان رکھتے ہیں (اور ایمان
 عام ہے) یہ ہے ان کی میزان تمام ان کو
 میں جن میں کوئی نفس طبعی دار نہیں انہیں
 انداز ہے امیر کے اختلاف میں قوت پائے جن جمہور ہوں اہل کشف کے عقائد و شریعت
 ہمیں پتا کیونکہ ان کے طریق پر چلنے والے کم ہیں۔

ایک اتفاق لیکن یہی ہو گیا کہ تہذیب کا عقول کا بعد حصول کے بعد سے موافق ہو گیا ۱۲۱۰

(ع) وقال ايها معاذ الله ان
اخالف جمهور المتكلمين واعتقد
صحة كلام من خالفهم من بعض
اهل الكشف الغر المصنف فان
في الحديث يدل الله صح الجماعة (ع)

(ترجمہ) انہی کا ارشاد ہے میں
خلای نہ ہوں مانگتا ہوں اس سے کہ مجھ پر
متکلمین کی مخالفت کروں اور ایسے غیر
مقصود اہل کشف کے کام کی صحت کا
اعتقاد رکھوں جو ان کی مخالفت کرے

کیونکہ حدیث میں ہے ہمارے مخالف جماعت کے ساتھ ہے (اگر متکلمین جماعت ہیں)
(ع) وقال ایہ وکان یخفا شیخ
الاسلام زکریا الانصاری رحمہ اللہ
بقول لا یخلو کلام الاۃ عن ثلثة
احوال لاۃ اما ان یوافق جمیع الکتاب
والسنۃ فہذا جمیع اعتقادہ جزمًا
واما ان یخالف جمیع الکتاب و
السنۃ فہذا یحرم اعتقادہ جزئًا
اما ان لا یظہر لنا موافقہ ولا مخالفتہ
فاحسن احوالہ الوقف (ع)

(ترجمہ) ان کی کافول ہے کہ ہمارے
شیخ یعنی شیخ زکریا انصاری رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ متکلموں کا کلام تین حال سے
غالی نہیں کیونکہ یا تو صحیح کتاب و سنت
کے موافق ہوگا تو اسکا اعتقاد یقیناً واجب
ہے اور یا صحیح کتاب و سنت کے مخالف
ہوگا تو اسکا اعتقاد یقیناً حرام ہے بلکہ
یا ہوگا نہ انکا موافق ہو ناظر ہو اور نہ مخالف
ہو ناظر ہو (بلکہ انکا کتاب و سنت اس سے سبک
ہے یا ان کی دلالت غاصر ہے) موافق کی حسن حالت توقف ہے (نہ قبول کیے نہ
رد کرے سبکست رہے اور علم حقیقت کو خدا کے تعالیٰ کی پیروی کرے)

(ع) فی الفتوحات کل حقیقۃ
مسلک من الشریعۃ (نذاتہ باطلہ
(تعلیم الدین باب ثامن)

(ترجمہ) فتوحات میں (شیخ ابن
العربی رحمہ اللہ کا قول) ہے کہ جو حقیقت
خلافت شریعت ہو وہ زندقہ باطلہ ہے۔
(ترجمہ) نیز فتوحات میں ہے کہ
ہمارے لئے اللہ تعالیٰ تک (پیوستہ) کا
کوئی رستہ نہیں ہے اس طریقہ کے پیوستہ

(ع) وفيها ایضاً ما لفظ طریق الواضح
الا علی الوجه المشرع لا طریق لنا
الی اللہ الا ما شرعہ (تعلیم الدین

(ترجمہ) نیز فتوحات میں ہے کہ
ہمارے لئے اللہ تعالیٰ تک (پیوستہ) کا
کوئی رستہ نہیں ہے اس طریقہ کے پیوستہ

(باب ثامن)
اللہ تعالیٰ تک (پیوستہ) کا کوئی رستہ نہیں ہے اس کے سوا کوئی شروع فرمایا
(ع) وفيها ایضاً من قال ان طریقاً
الی اللہ تعالیٰ بخلاف ما شرع فیہ
زور فلا یقبل فیہ شیخنا ابوبکر
(تعلیم الدین باب ثامن)

فرمایا ہے (مکرر فرمایا کہ) ہمارے لئے
اللہ تعالیٰ تک (پیوستہ) کا کوئی رستہ نہیں ہے اس کے سوا کوئی شروع فرمایا
(ترجمہ) نیز فتوحات میں ہے کہ
جو شخص کہے کہ اس مقام میں کوئی رستہ
ہے اللہ تعالیٰ تک (پیوستہ) کا اس کی
شریعت کے خلاف تو اس شخص کا کتا

(ع) عن ابی یزید لو نظرتم الی قول
اعطی من الکرامات حتی یرتقی فی البواع
فلا تقفوا بہ حتی یتخلو فیہ کیت
تجدوا فیہ بعد الامور النعی وحفظ
الحمد واداء العریضۃ (تعلیم
الدین باب ثامن)

(ترجمہ) حضرت بایزید (سطامی)
سے منقول ہے کہ اگر تم کسی شخص کو دیکھو
کہ دست کر رہے ہیں دیکھا ہے کہ ہوا میں
اڑتا ہے تب بھی دیکھو کہ دست کھانا جب
تک کہ نہ دیکھو کہ امر و نہی و حفظ حدود
اور شریعت میں اسکو کس کیفیت پر پائے ہو

(ع) قال جفیدہ الطرق کلھا
مسدودۃ علی الخلق الا من اقتفی
اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(تعلیم الدین باب ثامن)

(ترجمہ) حضرت جنید حسنہ از شاعر
فرمایا کہ تمام راہیں بند ہیں تمام حقوق پر
جز اس شخص کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کے قدم بقدم چلے۔

(ع) قال ابن العربی کل مریض
میزان الشریعۃ من دلیہ یحطہ طلاق
نظر ہی اپنے ہاتھ سے پھینک دیکھا وہ ہلاک ہو جاوے گا۔

(ترجمہ) شیخ ابن العربی رحمہ اللہ کا ارشاد
ہے جو شخص میزان شریعت کو ایک

(ع) قال ابن العربی فی المیاب السادۃ
والسبعین طریقتنا علی ما شرع
تعلیم ولا یجوز اعتقادھا ولا النطق

(ترجمہ) نیز ابن العربی رحمہ اللہ نے باب
چار سو چھتر میں فرمایا کہ اس مقام میں کچھ
علوم ہیں جو حق تعالیٰ کے متعلق ہیں کہ وہ

ولا يخرج عن لسان عبد مضمون
 الامجد غلبه حاله فيجب حاله
 وبعدها كالسكران واذا اصبحا ذهب
 انما يتا (فصل رابع ص ١٢)

علوم ہوتے ہیں مگر نہ ان کا اعتقاد
 جائز ہے (کیونکہ ان پر کوئی دلیل
 شرعی قائم نہیں) اور نہ ان کا کلمہ
 جائز ہے کیونکہ سامعین کیلئے موجب
 فتنہ ہے) اور وہ کسی مخصوص بندہ کے زبان پر بھی جاری نہیں ہوتے مگر غلبہ حال کے
 وقت کے سوا اسکا (یہ غلبہ) حال (گناہ سے) اسکی حفاظت کرتا ہے (کیونکہ غلبہ حال
 کے وقت حفاظت نہیں رہتا) اور وہ صاحب کی طرح معذور ہوتا ہے اور جب (اس
 حالت سے) اسکو افاقہ ہو جاتا ہے تو وہ حفاظت جاتی رہتی ہے (اب اعتقاد یا
 نطق سے گنہگار ہوگا) **فت** اس قول میں تصریح ہے غیر شریعت کے حجت ہونے کی
 (تم جیسے) نیز فتوحات کے باب
 تین سو بیاسی میں شیخ نے فرمایا کہ جو
 شخص غوامض شریعت کے سمجھنے اور
 مشکلات علوم کو حید کے حل کرنے کی
 طرف آتا چاہے اسکو چاہے کہ اپنی
 عقل بولائے کے حکم کو چھوڑ دے اور کچھ
 بابی کو اپنا پیشوا بنائے **فت** اس میں

امر صریح ہے شریعت کی تقدیم کا اپنی بات کے پرانے کشف و تقدیم ہے
 (مکمل) قال (ابن العربی) واعلم ان
 تقدیم الکشف علی النص لیس بیتی
 عند الکفرۃ اللبس علی اہلہ ولا
 فالکشف الصیح لا یاتی قط الا علی نقی
 لظاهر الشریعۃ فمن قدم کشفه
 علی النص فقد خرج من الاعتقاد

امر صریح ہے شریعت کی تقدیم کا اپنی بات کے پرانے کشف و تقدیم ہے
 (تم جیسے) نیز شیخ نے فرمایا کہ جانتا
 چاہئے کہ تقدیم کشف کی نص پر ہمارے
 نزدیک محض باطل ہے کیونکہ اہل کشف
 کو کثرت سے اشتباہ ہو جاتا ہے ورنہ
 کشف صحیح (حالی اتنا مشتبہا) ہمیشہ
 ظاہر شریعت ہی کے موافق ہوتا ہے

فی مسئلہ حاصل اللہ ونحن بلا خیر
 اعمالا (فصل رابع ص ١٢)

کشف کو شیخ پر مقدم کرے وہ جماعت اہل شریعت میں شامل ہونے سے خارج ہو جاتا
 اور ان لوگوں میں طحا و گناہ و اعمال کے اعتبار سے سراسر خسارہ میں ہیں **فت** اس میں
 امر صریح ہے شریعت کی تقدیم کا کشف پر جیسے اور عقل پر تقدیم نہیں
 (مکمل) قال فی الباب الخامس من
 الثمانین و مائۃ من الفتوحات احکم
 ان میزان الشرع الموضوعة فی الارض
 حی ما بلدی العلماء من الشریعۃ
 فہما خارج و لی عن میزان الشرع
 للذکر مع وجود عقل تکلیف
 وجب الا کما علیہ فان غلب علیہ
 حالہ سلمنا لہ حالہ ولا تنکر علیہما
 من متبعہ علی ذلك من اهل العقول
 فان ظہر بامر لوجیب حد فی ظاہر
 الشرع ثابت عند المحاکم اقیہ علیہ
 الحد و کذا لکھ من اقامۃ
 الحد علیہ قولہ انا کما اهل بدعہ
 المولودۃ لہ سقط عن اهل بدعہ فی
 الدنیا و انما سقطت عن حق الدار
 الاخرۃ علی ان العبد والوقیل لہ
 افعل ما شئت فقد خفرت لک
 فہر عاص فی الشرع اذ المذکرۃ لک

تو یہ کشف شریعت کے خلاف
 ہوا وہ خود غلط ہوگا (پس جو شخص اپنے
 کشف کو شیخ پر مقدم کرے وہ جماعت اہل شریعت میں شامل ہونے سے خارج ہو جاتا
 اور ان لوگوں میں طحا و گناہ و اعمال کے اعتبار سے سراسر خسارہ میں ہیں **فت** اس میں
 امر صریح ہے شریعت کی تقدیم کا کشف پر جیسے اور عقل پر تقدیم نہیں

(تم جیسے) نیز فتوحات کے
 باب ایک سو پچاسی میں فرمایا کہ جانتا
 چاہئے کہ میزان شرعی کی جو کہ دنیا میں
 موجود ہے وہی شریعت ہے جو علماء
 کے ہاتھ میں ہے پس جب کبھی کوئی دلی
 شرع کی میزان مذکور سے عقل تکلیف
 کے ہوتے ہوئے خارج ہوگا اس پر عرض
 واجب ہوگا پھر اگر اس پر اسکا کوئی حال
 غالب ہوگا تو ہم اس کے حال کو اس کے لئے
 مسلم رکھیں گے اور اس پر عرض نہ کریں گے
 کیونکہ اہل عقل میں کوئی ایسا شخص نہیں
 جو اس کا تعلق کرے اور اعتراض
 اس صحت سے ہوتا کہ اسکا کوئی نتائج
 نہ کرنے لگے پس جب اسکا احتمال نہیں
 تھا اعتراض کی کوئی ضرورت نہیں پھر
 اگر وہ ایسے امر کو ظاہر کرے جو ظاہر شرعی
 میں حد کے لئے موجب ہوا ورنہ امر عالم
 کے نزدیک ثابت بھی ہو جاتا ہے تو اس پر

الا عن ذنب ولد لك قال فقد
غفرت لك ولم يزل سقطت عنك
الحمد وحقا لكم الذي يقيم عليه
هذا الحمد والتعزير ما جود

(فصل ۳۳۲)

وفاد في الكبريت الاحمر قول الشيخ
وحي بعينها واقعة الخلاج رحمة
على هامش البواقيت ج ۱

حقا تم كجا وسے گی اور ضرور ایسا کیا جاوے گا
اور اس پر حقا تم کرنے سے اسکا یہ دعویٰ نفع
نہ ہوگا کہ میں مثل اہل بد کے ہوں (جتنکے
لئے ارشاد ہوا تھا اعملوا فنتم نعمتكم فقد
غفرت لكم) کیونکہ اہل جہد سے بھی فتوہ
دنیا میں ساقط نہیں ہوا صرف آخرت
میں ان سے سوا حذرہ ساقط ہو گیا تھا اور
وہ بھی نص سے اور اس مدعی کے پاس تو

کوئی نص بھی نہیں (علامہ سیسے کے اگر منہ سے (بالمرض) یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ تو
جاسے کہ میں نے تیری مغفرت کر دی (جیسا کہ اہل بد سے کہہ دیا تھا) تب بھی وہ شرع
میں گنہگار ہے کیونکہ مغفرت تو گناہ کے بعد ہوا کرتی ہے اور اسی لئے اہل بد کے لئے (لے
قد غفرت لك فرمایا گیا اور یوں نہیں کیا کہ میں نے تجھے صریحاً (شرعیہ) کو ساقط کر دیا
ہے جو عالم اس شخص پر صراحتاً تعزیر کو قائم کر گیا اسکو اجر ملیگا اور کبریت احمر میں حضرت
شیخ سے اسناد و مذاکرہ نقل کیا کہ حسین بن منصور جلیل کا بعینہ یہی واقعہ ہوا (کہ ان سے
ایک عام ظاہر شرع کے خلاف ثابت ہوا اور عذر ثابت نہیں ہوا حالانکہ تعزیر جاری کی)

(ترجمہ) شیخ نے فتوحات کے باب
دوسو چالیس میں فرمایا کہ علم ظاہری میں
میزان شرع کو اپنے ہاتھ سے ہرگز مت
چھوڑنا بلکہ (علم ظاہر کے اعتبار سے)
شرع جو حکم کہے اس پر عمل کرنا کی طرف غور
مبادرت کرنا اگرچہ تمہارے فہم میں اس
کے فہم کے خلاف کوئی ایسی بات آجائے
جو تمہارے اور ظاہری حکم کے عاری نہ

میں حیثیت لا تشع (فصل ۳۳۳)

ہوئے) پر اعتقاد مت کرنا کیونکہ وہ (تمہارا سمجھا ہوا) ایک ابتلا الہی ہے بصورت علم
الہی اس طرح سے کہ تم کو خبری نہیں ہوتی۔
(علامہ) قال ابن العربی رحمہ اللہ
علی حد من اهل الکشف فاراد الہی
لجل لہ ما ثبت تحریجہ فی نفس الامر
من الشرح المحمدي وجب علیہ جزا
ترك هذا التلویح لا مہ تلبیس و جب
علیہ الرجوع الی حکم الشرع الثابت
وقد ثبت عند اهل الکشف بآحاد
انہ لا تحلیل ولا تحريم لاحد بعد
انقطاع الرمالہ والنبیۃ واطال فی
ذلك ثم قال فقطنوا الخلفاء وتحفظوا
من عوائل الکشف فقد صحتکم ووقیت
الامر الی عجیب فی التصریح واما علم
دکبریت اسمر علی هامش البواقیت ج ۱

لوادر کشف کی غرابیوں سے (جس کا امینا واقع ہو جاتی ہیں) اپنی برکت حفاظت کرو نہیں
تمہاری غیر خواہی کہ چکا اور غیر خواہی کا حق واجب پورا اور چکا ہٹ اس میں نہایت کو شیخ
کے ساتھ رسالت و نبوت کے انقطاع کی بھی تصریح ہے پس شیخ سے جو بقا زبرد کا قول
منقول ہے بالیقین ماوال اور اطلاق مستحکم پر محمول ہے اسکی بحث آگے کے باب میں آئیگی
وہاں کہ اس عبارت کو دیکھئے

(علامہ) قال علیہ السلام یعلم الشرعیۃ فان
الشرعیۃ فی سفینۃ الہی اذا انزلت

عائل ہو جاوے تب بھی اس میں (لا تہتک)
ہوئے) پر اعتقاد مت کرنا کیونکہ وہ (تمہارا سمجھا ہوا) ایک ابتلا الہی ہے بصورت علم

(ترجمہ) شیخ دھماکے سے فرمایا کہ جب
کسی صاحب کشف پر کوئی ایسا وارادہ الہی
وارد ہو جو اس کے لئے ایسا امر کو حلال کرے
جسکی پر سے شرع محمدی میں شہد ہو جائے
مہ تو اس شخص پر اس وارادہ کا ترک کر دینا
(اور اس پر عمل نہ کرنا) جزا واجب ہے کیونکہ
وہ تلبیس ہے اور اس پر حکم شرعی کی حرمت
جو ثابت ہے رجوع کرنا واجب ہے اور یہ
بات تمام اہل کشف کے نزدیک ثابت ہے
کہ بعد الظلم ہر سالہ ونبوۃ تحلیل و تحريم
کا حق کسی کو نہیں ہے اور اس مضمون کو
طول کو کے بیان کیا ہے پھر فرمایا ہے کہ اگر
ہمارے بھائیو خوب پوچھا پاری سے کام
لوادر کشف کی غرابیوں سے (جس کا امینا واقع ہو جاتی ہیں) اپنی برکت حفاظت کرو نہیں
تمہاری غیر خواہی کہ چکا اور غیر خواہی کا حق واجب پورا اور چکا ہٹ اس میں نہایت کو شیخ
کے ساتھ رسالت و نبوت کے انقطاع کی بھی تصریح ہے پس شیخ سے جو بقا زبرد کا قول
منقول ہے بالیقین ماوال اور اطلاق مستحکم پر محمول ہے اسکی بحث آگے کے باب میں آئیگی
وہاں کہ اس عبارت کو دیکھئے

(ترجمہ) شیخ نے فرمایا علم شرعیۃ
کو لازم پڑو کیونکہ مشرعیۃ ہی تمہاری

انقطاع البواقیت ج ۱

حلتك وحلالك جميع من فيها وانت
 مسئول عن اقامة حدود الله في
 دينك الخارجية عندك والداخلية
 فيك ولا تعرف اقامة الحدود
 عليها الا بمعرفته شرع ريك (كبوت
 احمد على هامش البواقي ج ٢ ص ٢٥)
 یہی جو تھا سے اللہ افضل ہے اور اس رعیت پر حدود کے قائم کرنے کا طریقہ بدوہ حضرت
 شرعی رہائی کے پیمانہ نہیں سکتے۔
 (مش) کان (المجید ج) يقول علمنا
 هذا مشيد بالكتاب والسنة ومجت
 ثامن دار بعون ج ٢ ص ٢٥
 (مش) وكان يقول ايها اذا رأيتهم
 فمخبا متريحا في الهواء فلا تلتفتوا
 اليه الا ان رأيتهم مقيدا بالكتاب
 والسنة (مجت ثامن دار بعون ج ٢ ص ٢٥)
 کا پابند نہ کیے لو۔
 (مش) وكان يقول الطرق مسدودة
 على الخلق الا على للفقهاء ائمة رسول
 الله صلى الله عليه وسلم (مجت
 ثامن دار بعون ج ٢ ص ٢٥)
 (مش) وكان يقول لو كنت حاكما
 لفهرت عنق من سمعته يقول لا
 موجه الا الله اذ ليس لي فعل من الله

کشتی ہے کہ جب انہیں رختہ پر جاوے
 تو تم بھی ہلاک ہو گے اور جتنے بھی انہیں
 سوار ہیں وہ سب ہلاک ہو گے اور تم سے
 اپنی رعیت میں حدود اللہ کے قائم کرنے
 کے متعلق باز پرس ہونے والی ہے اس
 رعیت میں بھی جو شے خارج ہے اور انہیں
 (ترجمہ) حضرت جنید فرماتے تھے
 کہ ہمارے علم کتاب و سنت سے سویہ کیا گیا
 (خواہ بلا واسطہ خواہ واسطہ) جمع
 و قیاس کے)
 (ترجمہ) نیز حضرت جنید فرماتے
 تھے کہ اگر تم کسی شخص کو ہوا میں چار زانو
 بیٹھا ہوا دیکھو تو تم اس کی طرف التفات
 مت کرو جب تک کہ اس کا کتاب و سنت
 (ترجمہ) نیز حضرت جنید فرماتے
 تھے کہ تمام راستے مخلوق پر بند ہیں مگر
 ان لوگوں پر بند نہیں جو رسول اللہ
 علیہ وسلم کے آثار کا اتل کرتے ہیں۔
 (ترجمہ) نیز حضرت جنید فرماتے
 تھے اگر میں حاکم ہوتا تو ایسے شخص کی کوئی
 مارتا جو یوں کہتا کہ لا موجود الا اللہ یا

لان ظاهر كلامه نفى غير الله وحده
 احكام التكاليف كلها (مجت
 ثامن دار بعون ج ٢ ص ٢٥)
 موجود اور فاعل ہی نہیں تو احکام کا کلف کون ہو گا اور لفظ ظاہر سے اس پر اللہ کے
 کہ اگر یہ مراد نہ ہو بلکہ بدوجہ استقلال نفی کرنا ہو تو مستکر نہیں ا
 (مش) قال الشعراني ما علم رجلا
 انسان حقيقة الصوفي فقيه على
 بعلمه لا غير خاور و غار الله تعالى
 بعلمه الا اطلاع على دقائق الشريعة
 واسرارها حتى صار احدهم مجتهدا
 في الطريق ولا سوار كما هو شأن الائمة
 المجتهدين في الفروع الشرعية والامام
 المعروف بالطريق واجبات ومحرمات
 ومستدوبات ومنكرات وخرجات
 الاولى زائد على ما هو متبع بالشرع
 كما استنبط المجتهدون نظيرة ذلك
 وقال بعدا سطر ثم ما انعم به الله
 عن غيرهم علمهم بالطريق الموصلة
 لهم الى العمل بالكتاب والسنة الخ
 (مجت ثامن دار بعون ج ٢ ص ٢٥)
 مستاز ہیں ان کا علم ہے ایسے طریق کے ساتھ جو ان کو کتاب و سنت پر عمل کرنے کی طرف
 رہبری کیے (مثلاً ظاہری عالم تو نہ دیکھا مگر دیکھا اور تدبیر بتلا لکھا اور صوفی اس کا طریق
 بتلا دیکھا کہ اذکار و مراقبات کی کثرت کیو۔ بہر حال مقصود صوفی کا یہی وہی عمل بالکتاب

لا فاعل الا الله كونه ظاهر كلامه اس کا
 غیر اللہ کی نفی (علی الاطلاق) اور تمام
 احکام تکلیف کا ہر دم سے (کیونکہ جب کوئی
 موجود اور فاعل ہی نہیں تو احکام کا کلف کون ہو گا اور لفظ ظاہر سے اس پر اللہ کے
 کہ اگر یہ مراد نہ ہو بلکہ بدوجہ استقلال نفی کرنا ہو تو مستکر نہیں ا
 (ترجمہ) امام شعرانی نے فرمایا
 کہ صوفی کی حقیقت صرف یہ ہے کہ وہ
 ایک فقیہ ہے جس نے اپنے علم پر عمل
 کیا اور کچھ نہیں پس اللہ تعالیٰ نے اس
 کی بدولت اس کو دقائق و اسرار اللہ
 پر اطلاع عطا فرمادی یہاں تک کہ انہیں
 ایسے طریق و اسرار میں مجتہد ہو گئے جیسے
 فروع شریعہ میں ائمہ مجتہدین کی شان
 ہے اور اسی لئے ان حضرات نے طریق
 میں واجبات و محرمات و مستدوبات و
 منکرویات و خلافات اولیٰ کو جو کہ تصبیح شریعہ
 کے علاوہ ہیں تجویز کیا جیسا کہ مجتہدین نے
 ان کے نظائر مستنبط کئے ہیں اور چند طریق
 کے بعد ان کا ارشاد ہے کہ منجد ان امور کے
 جن میں صوفیہ اپنے غیروں سے مختص
 مستاز ہیں ان کا علم ہے ایسے طریق کے ساتھ جو ان کو کتاب و سنت پر عمل کرنے کی طرف
 رہبری کیے (مثلاً ظاہری عالم تو نہ دیکھا مگر دیکھا اور تدبیر بتلا لکھا اور صوفی اس کا طریق
 بتلا دیکھا کہ اذکار و مراقبات کی کثرت کیو۔ بہر حال مقصود صوفی کا یہی وہی عمل بالکتاب

والسنة

(عنه) قال الشرياني والحق ان لا شفا
بالفقه ليس هو بيطا القاهوا ما من
طريق فان من شان اهل الطريق
ان يكون جميع حركاتهم ومكاناتهم
محررة على الكتاب والسنة ولا يعرف
ذلك الا بالتميز في علم الحديث والفق
والنفسير صلاح بجمع ثامن والحق
(عنه) قال الشرياني وقد كان سيك
ابراهيم الدسوقي رحمه الله يقول
لوان الله في العبادات المأمورة
الشرعية فغير عليه كما امر الله تعالى
لا يستغنى عن الشريعة لكنه اتى العبادات
بعلل وامراض فلذلك الاحتياج الى
طبيب يداوئهم حتى يحصل له الشفا
ومن طرقتا استغنى التاجون عن الخلق
والرياسة كما عليه تلافية الاشياخ
ولم ينقل عن احد منهم انه دون شيئا
علاج الامراض الباطنة بعد ما في
عصرهم او قلته لاجل احتياج الكاد وجهد
فقد كان معظم اجتهادهم اما هو في
جمع احاديث الشريعة والمطابقة

التميز والتفريق كذا في القاموس

(ترجمہ) امام شریانی نے فرمایا اور
حق یہ ہے کہ فقہ میں مشغول ہونا فضول
نہیں ہے وہ تو طریق کا اساس ہے
اسلئے کہ اہل طریق کی شان یہ ہے کہ انکی
جميع حرکات و مکانات کتاب و سنت
پر ہوا رہیں اور یہ بدون تبحر علم حدیث
و فقہ و تفسیر کے معلوم ہوتا نہیں۔
(ترجمہ) امام شریانی نے فرمایا کہ
حضرت ابراہیم دسوقی فرمایا کرتے تھے
کہ اگر فقیہ عبادات و مامورات شرعیہ
کو بغیر کسی عربی کے مافوق امر الہی کی مجال نہ
تو وہ شیخ سے مستغنی رہتا کہ یہ قصور
حاصل تھا لیکن اس نے عبادات کو
علل و امراض (باطنی) کی ساتھ اوا کیا
اسلئے وہ ایسے طبیب کا محتاج ہوا جو
انکی دوا کرے یہاں تک کہ انکو شفا حاصل
ہو اور اسی لئے تابعین علوم و ریاضت
سے مستغنی رہے جس طور پر شیوخ کے
مريدین کرتے ہیں اور ان حضرات میں
کسی سے منقول نہیں کہ اس نے امراض
باطنہ کے عالیشان کچھ دوا کیا ہو کیونکہ

یونہی بین الکتاب العزیز و هذا الصم
بقیہ من اشتغالہم بعلاج امراض
لعلہ لا توجد الی ان قال و جمیع من
مشغل عن ظہر الشریعة اما هو و خیل
فیہم او غلب علیہ حال او کان وقتاً
فی طریق و طاعت کمالیہ کما یحدث
اضواء فی ظہر بقیم حرقہ علی الادب
شعر الدہب اذ ہم غامۃ الدین ضائع
تعالی عنہم اجمعین (ص ۱۷۱) و
قاسم (ط ۱۷۱)

وہ باق ان میں خواہ خواہ داخل ہو گیا ہے اور یا انہیں کوئی حال غالب ہو گیا ہے اور یا طریق
میں مبتدی سے باقی جو کامل ہیں جیسے حضرت بشیر اور ان کے امثال ان کا طریق بشرط
اوپر پر ہوا ہوتا ہے کیونکہ یہ حضرات حسیان دین ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے
(مکمل) و قد سئل لقاسم الجوزی
عن قوم یقولون یا سقاط النکالیف و
یزعجون ان النکالیف انما کانت و سلیة
الی الوہل و قد دہلنا فقال حسدا
فی الوہل و لکن الی سقر و الذی
یسرق و یزنی خیر من یعقد ذلک
و لو ان یقیمت الف عام ما نقصت
من اذکارہ شیئا الا بعدہ من عمری ام
و ما یصح ان یبحث سلسلہ و عشرون
وقال الشریانی قبل ذلک و قول بعض

یہ امراض ان کے زمانہ میں یا بعد و م
تھے یا اس قدر قلیل تھے کہ قریب معدوم
کے تھے اسلئے انکی مرضی کو شغل و مادیہ
کے جمع کرنے میں اور ان کے اور ان مجید
و میان مطابقت کرنے میں ہوتی تھی اور
یہ یقین اس سے زیادہ اہم تھا کہ وہ اسکا
امراض کے علاج میں مشغول ہوتے جو کافرا
وجود میں ہوتا (یعنی انکو تو آئندہ ان امراض
کے وجود کا علم نہ تھا) انکے جیکر کہا ہے کہ جو
شخص بھی ظہر شریعت سے تجاوز کرتا ہے
وہ باق ان میں خواہ خواہ داخل ہو گیا ہے اور یا انہیں کوئی حال غالب ہو گیا ہے اور یا طریق
میں مبتدی سے باقی جو کامل ہیں جیسے حضرت بشیر اور ان کے امثال ان کا طریق بشرط
اوپر پر ہوا ہوتا ہے کیونکہ یہ حضرات حسیان دین ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے
(ترجمہ) حضرت جنید سے ایسی
قوم کی نسبت سوال کیا گیا جو نکالیف
یعنی احکام شرعیہ کے اسقاط کے قائل
ہیں اور کہتے ہیں کہ نکالیف شرعیہ نول
کے وسائل تھے اور ہم واصل ہو گئے اب
انکی کیا ضرورت رہی انھوں نے فرمایا
کہ واصل ہونے کے دعوے میں تو وہ کچھ
ہیں مگر جنم واصل ہیں اور جو شخص چوری
اور زنا کرتا ہے وہ ایسے شخص سے اجنبی
ہو گا یہ اعتقاد ہوا اور اگر میں ہزار برس تک

العارفين ان المسالك يصل الي
مقام بر قطع عنه التكليف مراد
هذا سطيف ذهاب حكمة
العبادة فلا يصير عمل منها بل بها
نفس ذ يعمل ما كانت نفسة تصعب
للفعل قبل ذلك (مستطاع)

زنده رچوں تو بدوون عذر شرعی کے
اپنے اور دین میں بھی ذرہ برابر کمی نہ کروں
اور افکارم نو نری چیریں، افکارم
قمری نے اپنے قبل فہم سے کہ بعض
عارفین کا جو یہ قول ہے کہ سالک اپنے
مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس سے تکلیف

مرفع ہو جاتی ہے سو مراد ان کی اس تکلیف سطرعی نہیں بلکہ مراد
آئیں، لذت عبادت کا مرتق ہو جانا ہے جس سے وہ عبادت سے ملوں نہیں ہوتا بلکہ
بعض اوقات ایسے کام کے کرنے سے تنہ و ہونا ہے جس سے کوئی سے سے فعل اس کا
نفس صحت پاتا تھا۔

(معا) قال الشيخ محمد بن الدین فی الباب
ثالث ما صحیح ۹۰ بعد الیاسا
و اخصیج و درو قوب استکفیر و علیہ
عصم قنا و یکن فی ذلک لای
ما فی م عندہم دلی (اصلی) صدق کل
احد من هذه البدعة و هم
موسو، یومئذ الظن و ما اعتدوا
بہ و لہم بدعتات القوم فی فعل
ن ساعو بہ بدخل الخلل فی الشراعت
فدعت سلعہ الہاد، ذل الشیخ
محمد الدین و ہم ما علو و یخون علم
ہم و لک و انہم ہم عید و بحکم
لہم یا اجرا التام علی ذلک طبع

آخر مجسم، شیخ محمد بن الدین نے فرمایا
ہا یہ تانوں جواب میں فرمایا ہے کہ
ہمارے ساتھ صلا محض کے ساتھ واقعہ
تکفیر کا پسٹیں آیا اور ہم نے اس کو اس باب
میں محدود قرار دیتے ہیں یہ ممکن کے
نزدیک اس مہاجرت میں سے ہر سو
کسب حق ہونے کی کوئی دلیل قائم نہیں
ہوئی (تو وہ ہر ایک کو حق دیکھے
سمجھیں) اور ان کو (شراعت سے
یہی ذہاب ہے کہ غلبہ ظن پر عمل کریں
را و لای کو غلبہ ظن اسی کا ہوا) اور غلبہ
ان کے عقیدوں کے انکار پر مقلد ہے کہ
کہ اس پر ہر متقی تمام دعووں میں

راہ قطع ہوا و بدو الی محو
ان محو اہتہ و ان مطعوا لخطہ و دینا
بہرہ و ان محو الی محو الی محو
عدکہ رہیں بلکہ حل محو الی محو
و ان محو الی محو و ان محو الی محو
ما غلبہ و ان محو الی محو الی محو

ایک ایسی وقت مجیدہ تھا اس بات کا علم قطعی تھا کہ مولیٰ نے اسے عافیت سے
اس کا ہے کہ نماز کے خلاف کرنے سے کسی بھی قطعی کا خلاف لازم نہیں تھا یہ قطعی
سرم و کالیا ہے اور اگر اسکی خاطر کا قطعی علم کریں تو پھر ان کے پاس اس کا کوئی تہ
میں نہیں تھا اس بات پر حکم قطعی آیا، کیونکہ ان حالت پر وہ لایا مذکور میں کہاں
کتاب میں مذکور ہیں کہیں کہ ان کی تصدیق کریں، مگر یہ کہیں دھیا کہ یہ ہیں
یہ اس سے معلوم ہوا کہ اور یہ تکفیر میں معتد قرار دیا ہے، آئی ہے بلکہ جہی سے نہ سمجھ
فقطی (۱) قول جہ فیض ہے ہوا، وقت (۱) اس سے لایا کا مطہریت اور مل شریعت کی کیا
حکمت اور رعایت ہوگی کہ وہ بھی تکفیر کرتے ہیں اور یہ انکو معتد و بلکہ باجرا مہاجرت
جس اعلان کے وہ تو کی تسلیم اور ان کے اصل کی تصویب کر رہے ہیں محض اس وجہ سے کہ
منشأ ان کے اس حکم کا شرعیت کی خلاف ہے ۱۰۰ و مخالفت کی ضرورت سے یہ شیوہ
نکاتی نہ ملتی قطعی، بنا میں وہ یہ خود مخالفت کے خلاف ہے وقت (۲) اعتبار ان
یہ ہے کہ اس باب میں ہمارے بارش و اذات بن گوں کے مکرر کہ ان کے لئے کیا
قشر میں حضرت ذوالنون محمدی و سرتی مقلی و یوسفیان صحابین ابی اوری ابو
انفس نے اور عثمان و لوری و یوسفیان دار سے اور دوسری کتابوں میں بھی مل و بل
معارف میں حضرت خواجہ حسین الدین مقلی و دیگر ہات تہ و سہ حضرت تھانہ لہر شیخ و بل
چاہے کہ ان کا کتب البیرونی کی و غیرہ ہاتھوں میں نہایت کام کے ساتھ کوثر نور
فصل دوم

تصہر اسے نہیں تو یہ سب اس میں ملوث
جہاں سے اسے ہم نے سہ باب کر دیا
شیخ و مقلی ہیں کہ ان میں سے یہ کام
کہ ہم اس میں ملوث نہ تھے سہ
میں اور ان میں ملوث نہ تھے
ان میں ان کے سے ہر حال کا علم کرتے ہیں
ایک ایسی وقت مجیدہ تھا اس بات کا علم قطعی تھا کہ مولیٰ نے اسے عافیت سے
اس کا ہے کہ نماز کے خلاف کرنے سے کسی بھی قطعی کا خلاف لازم نہیں تھا یہ قطعی
سرم و کالیا ہے اور اگر اسکی خاطر کا قطعی علم کریں تو پھر ان کے پاس اس کا کوئی تہ
میں نہیں تھا اس بات پر حکم قطعی آیا، کیونکہ ان حالت پر وہ لایا مذکور میں کہاں
کتاب میں مذکور ہیں کہیں کہ ان کی تصدیق کریں، مگر یہ کہیں دھیا کہ یہ ہیں
یہ اس سے معلوم ہوا کہ اور یہ تکفیر میں معتد قرار دیا ہے، آئی ہے بلکہ جہی سے نہ سمجھ
فقطی (۱) قول جہ فیض ہے ہوا، وقت (۱) اس سے لایا کا مطہریت اور مل شریعت کی کیا
حکمت اور رعایت ہوگی کہ وہ بھی تکفیر کرتے ہیں اور یہ انکو معتد و بلکہ باجرا مہاجرت
جس اعلان کے وہ تو کی تسلیم اور ان کے اصل کی تصویب کر رہے ہیں محض اس وجہ سے کہ
منشأ ان کے اس حکم کا شرعیت کی خلاف ہے ۱۰۰ و مخالفت کی ضرورت سے یہ شیوہ
نکاتی نہ ملتی قطعی، بنا میں وہ یہ خود مخالفت کے خلاف ہے وقت (۲) اعتبار ان
یہ ہے کہ اس باب میں ہمارے بارش و اذات بن گوں کے مکرر کہ ان کے لئے کیا
قشر میں حضرت ذوالنون محمدی و سرتی مقلی و یوسفیان صحابین ابی اوری ابو
انفس نے اور عثمان و لوری و یوسفیان دار سے اور دوسری کتابوں میں بھی مل و بل
معارف میں حضرت خواجہ حسین الدین مقلی و دیگر ہات تہ و سہ حضرت تھانہ لہر شیخ و بل
چاہے کہ ان کا کتب البیرونی کی و غیرہ ہاتھوں میں نہایت کام کے ساتھ کوثر نور
فصل دوم

۱۔ علماء ہوں نہ کہ علماء عین اللہ و نہ
 علماء۔ انعاموں فی اللہ تہذیب لم
 یلبسوا عن ابدان العلوم انما حق
 علیہم التواضع و الحقیقۃ بلوغ التوحید
 علی الدہر اللہ و کان یعتقد ما یبہ
 الا عند و یبکر علی مر انوار علیہ
 کہ نور ادر میں کہیں علی الاغتراف فی
 الدہر و علی کتبہ مثلاً نہ بکرا مد
 فی حیات و بعد و انما لو ان قل اللہ
 انور و انما حقہ و ادین ما نہ تلو بین
 اللہ علی ابدان کان شہد اخر فتنہ
 و معہ فہم الخفیص حقہ و ہذا و
 خفیص علوم العار و بن صمد و اسما و اخر
 ما قال و لظالم (فصل اول حشرہ)
 وہ دینا بکلمۃ لہما انکرو علی الشیخ الاسلام
 عمرانہ و انما الدین ۶۰ طہم
 و شہد الخفیص و انما بکلمۃ لہما
 انکرو علی اللہ و انما الدین ۶۰ طہم
 الخفیص و انما بکلمۃ لہما انکرو علی اللہ و انما الدین ۶۰ طہم
 وہ دینا بکلمۃ لہما انکرو علی الشیخ الاسلام
 عمرانہ و انما الدین ۶۰ طہم
 و شہد الخفیص و انما بکلمۃ لہما
 انکرو علی اللہ و انما الدین ۶۰ طہم

ترجمہ ۱۔ علماء ہوں نہ کہ علماء عین اللہ و نہ
 علماء۔ انعاموں فی اللہ تہذیب لم
 یلبسوا عن ابدان العلوم انما حق
 علیہم التواضع و الحقیقۃ بلوغ التوحید
 علی الدہر اللہ و کان یعتقد ما یبہ
 الا عند و یبکر علی مر انوار علیہ
 کہ نور ادر میں کہیں علی الاغتراف فی
 الدہر و علی کتبہ مثلاً نہ بکرا مد
 فی حیات و بعد و انما لو ان قل اللہ
 انور و انما حقہ و ادین ما نہ تلو بین
 اللہ علی ابدان کان شہد اخر فتنہ
 و معہ فہم الخفیص حقہ و ہذا و
 خفیص علوم العار و بن صمد و اسما و اخر
 ما قال و لظالم (فصل اول حشرہ)
 وہ دینا بکلمۃ لہما انکرو علی الشیخ الاسلام
 عمرانہ و انما الدین ۶۰ طہم
 و شہد الخفیص و انما بکلمۃ لہما
 انکرو علی اللہ و انما الدین ۶۰ طہم

۲۔ علماء ہوں نہ کہ علماء عین اللہ و نہ
 علماء۔ انعاموں فی اللہ تہذیب لم
 یلبسوا عن ابدان العلوم انما حق
 علیہم التواضع و الحقیقۃ بلوغ التوحید
 علی الدہر اللہ و کان یعتقد ما یبہ
 الا عند و یبکر علی مر انوار علیہ
 کہ نور ادر میں کہیں علی الاغتراف فی
 الدہر و علی کتبہ مثلاً نہ بکرا مد
 فی حیات و بعد و انما لو ان قل اللہ
 انور و انما حقہ و ادین ما نہ تلو بین
 اللہ علی ابدان کان شہد اخر فتنہ
 و معہ فہم الخفیص حقہ و ہذا و
 خفیص علوم العار و بن صمد و اسما و اخر
 ما قال و لظالم (فصل اول حشرہ)
 وہ دینا بکلمۃ لہما انکرو علی الشیخ الاسلام
 عمرانہ و انما الدین ۶۰ طہم
 و شہد الخفیص و انما بکلمۃ لہما
 انکرو علی اللہ و انما الدین ۶۰ طہم

ترجمہ ۱۔ علماء ہوں نہ کہ علماء عین اللہ و نہ
 علماء۔ انعاموں فی اللہ تہذیب لم
 یلبسوا عن ابدان العلوم انما حق
 علیہم التواضع و الحقیقۃ بلوغ التوحید
 علی الدہر اللہ و کان یعتقد ما یبہ
 الا عند و یبکر علی مر انوار علیہ
 کہ نور ادر میں کہیں علی الاغتراف فی
 الدہر و علی کتبہ مثلاً نہ بکرا مد
 فی حیات و بعد و انما لو ان قل اللہ
 انور و انما حقہ و ادین ما نہ تلو بین
 اللہ علی ابدان کان شہد اخر فتنہ
 و معہ فہم الخفیص حقہ و ہذا و
 خفیص علوم العار و بن صمد و اسما و اخر
 ما قال و لظالم (فصل اول حشرہ)
 وہ دینا بکلمۃ لہما انکرو علی الشیخ الاسلام
 عمرانہ و انما الدین ۶۰ طہم
 و شہد الخفیص و انما بکلمۃ لہما
 انکرو علی اللہ و انما الدین ۶۰ طہم

اس کے حکم علیٰ عمل عاتق ان بیعتی
 انظر ما حدس اور انفق عن حدس
 دیکھ علیہ ان یقول بالقلم
 اذعابہم ما دام لم یحقق مدرجہ ہم
 ولا یجوز عن ذلہ الا قلیل التوفیق
 دل فی شرح المہذب ہم ذالک
 قبول کیا ہوا ہے سب میں دھما
 ولا نقس عندنا ویلا وادخلہ واداک
 الا نقس اہ ردھل ولی صلا
 در سب کوئی بھی توہین ہو وہ باطل ہی گیا گدراہوں اور انہوں سے شرح مہذب میں فرما کر
 پھر جب تاویل کرے تو ان کے کلام کی ضرورت تک تاویل کرے (مالک جلیل رحمہ اللہ) مگر ہو
 ان پرستے اعتراض کو تھا وہ ہوا ہم صرف ایک (روا تاویل و قبول کرنا بیٹھ کر ایک
 ۱۰۰ احتمال بخلائے پھر نگہ دکر کے اعتراض کو قائم رکھے ایسا کرنا محض تعنت و فساد ہے
 (ملا) وکما فی حقہ لہذا الامام ان
 اسعد الیہ فی وہم وحرارة لیتما المظنی
 کما نقل دلہ عن شہ الاسلام فی شہ
 لہ فی حال ہی میں حدی اویاء انفق
 حدی انفق ان کار ہم یلع حد الشاہ
 انوار المصنف فی الناس
 (فہم اول صلا)
 اعلیٰ وکما فی حقہ لہذا الامام ان
 محمد بنہ انفق لہ شہ الخلاۃ السلیط

کہ کسی تم سے ان کے احوال کا سوال
 نہ ہوگا تو تحقیق کی یہ ضرورت نہیں
 ہمارے نزدیک اس ضرورت کہ ہر شخص
 عقل پر یہ بات حرام ہے کیا دیا داک
 میں کسی کے ساتھ بھی ہو گئی رکھے اور
 دیر واجب ہے اس کے احوال و
 احوال کی تاویل کرنا ہے جب تک کہ
 ان کے درجہ تک دیونچہ اور وہ
 ہو چکے ہیں اسکو حق ہے کہ وہ کوئے
 اور انہوں سے شرح مہذب میں فرما کر
 پھر جب تاویل کرے تو ان کے کلام کی ضرورت تک تاویل کرے (مالک جلیل رحمہ اللہ) مگر ہو
 ان پرستے اعتراض کو تھا وہ ہوا ہم صرف ایک (روا تاویل و قبول کرنا بیٹھ کر ایک
 ۱۰۰ احتمال بخلائے پھر نگہ دکر کے اعتراض کو قائم رکھے ایسا کرنا محض تعنت و فساد ہے
 (ملا) وکما فی حقہ لہذا الامام ان
 اسعد الیہ فی وہم وحرارة لیتما المظنی
 کما نقل دلہ عن شہ الاسلام فی شہ
 لہ فی حال ہی میں حدی اویاء انفق
 حدی انفق ان کار ہم یلع حد الشاہ
 انوار المصنف فی الناس
 (فہم اول صلا)
 اعلیٰ وکما فی حقہ لہذا الامام ان
 محمد بنہ انفق لہ شہ الخلاۃ السلیط

ونہما مانہ عن العادین کما ان
 الحدید، مری المہذب بن اذھل ولی صلا
 وفان لے جیسا حضرت جنید مری میں اراوت کے
 (ملا) قال بالشیخ سراج الدین المہذب
 وقدر شایع کنہ لہم من جماعتہم
 الاسلام سے حیوان وغیرہ منہ لہم
 مدللان میں جماعتہم الفصل دوم
 سے شیخ عبد الدین بن جماعتہم میں (ملا) اول صلا
 (ملا) دل را غیر خدا آبادی و قد
 کما فی حقہ لہذا الامام ان
 احوال میں اضافی بخلائے پھر نگہ دکر کے
 (فہم اول صلا)
 رشا وکما فی حقہ لہذا الامام ان
 دیول ما وقع الامام من بعضہم علی
 الشیخ الاربعہ اصحابہ العفناء المذہب
 لیس جماعتہم من احوال لہم
 عرفان یہ ہو من حکام الشیخ
 امر الانوار النور لہم من احوال لہم
 صحیحہ الہ قلہ عنہ لہم من احوال لہم
 امس من حد لہم من احوال لہم
 فلما انفق حد لہم من احوال لہم
 مری الدین بن عبد السلام و عن شہنا
 الشیخ سراج الدین المہذب انفق لہم

کے شیخ ہیں ان پر شامی ہے اور اس میں ان
 سے اس کا ذکر کیا ہے کہ وہ مری میں اراوت کے
 (ملا) قال بالشیخ سراج الدین المہذب
 وقدر شایع کنہ لہم من جماعتہم
 الاسلام سے حیوان وغیرہ منہ لہم
 مدللان میں جماعتہم الفصل دوم
 سے شیخ عبد الدین بن جماعتہم میں (ملا) اول صلا
 (ملا) دل را غیر خدا آبادی و قد
 کما فی حقہ لہذا الامام ان
 احوال میں اضافی بخلائے پھر نگہ دکر کے
 (فہم اول صلا)
 رشا وکما فی حقہ لہذا الامام ان
 دیول ما وقع الامام من بعضہم علی
 الشیخ الاربعہ اصحابہ العفناء المذہب
 لیس جماعتہم من احوال لہم
 عرفان یہ ہو من حکام الشیخ
 امر الانوار النور لہم من احوال لہم
 صحیحہ الہ قلہ عنہ لہم من احوال لہم
 امس من حد لہم من احوال لہم
 فلما انفق حد لہم من احوال لہم
 مری الدین بن عبد السلام و عن شہنا
 الشیخ سراج الدین المہذب انفق لہم

یہ ایک سے ماخوذ ہیں و در حقیقت میں بعد برت ملائے ان کی یہاں کہ ایک حوالہ
 بھی اس سے ہے اس عبارت میں وقد اثن علیہما النبی العارف عبد اللہ
 اسد ولان سیمانی کذا تصدیقاً لا غیباً عی خضر من بحر علوم الاولیاء علیہ السلام
 و بالذکر اسو فیق ف اس عا میں لا تقدیر لا عی شہادات ہیں معتد رکھنے
 ہیں یہاں کمال تکمال کیا۔

فصل سوم جو عت مدنیہ و علوم تصوف کے ساتھ کیا معارف رکھنا چاہئے۔
 (مسئلہ) ان اسرار و اوقاف میں
 عزیز کی فہم و لا یقعد اہ۔
 ثابت ہوا کہ علوم شفیہ پر مدون اسکی معیت سمجھے ہوئے اعتقاد رکھنے بلکہ عقائد عامہ
 عبارت کی تحقیق کے موافق رکھے۔

(مسئلہ) وقال ایضا و کان شیعہ شیعہ
 الا سلام و کرم الا انصار و الی قولہ
 و احسن احوالہ الوفاء اھ۔
 کے ساتھ موافق ہونا چاہئے یعنی نہ اعتقاد رکھئے نہ عزائم

مسئلہ قال سعری و جمیع ما لا یجوز
 لذات من کلامہ اما ہو یعلق موافقہ
 و جمیع ما عارض من کلامہ طاهر ان یترک
 و ما علیہ تعجب ہو و ہو عدسوس علیہ
 اما سعری و بدلت سیدی شیخ ابو حامد
 المعرفی نزول من المشرق و تم اخرج لی
 من مکتبہ العتوق حاتم التوقہ ما علی نسخہ
 الشیخ التوقی بحفظ فی مدسہ قریبہ

ار فیہا شیعہ کانت فی قصہ خبیہ
 و حدیث میں اختصار العتوق
 (فصل اول مسئلہ)

میں سے اس مسئلہ میں اس عبارت میں سے کوئی عبارت نہیں
 فتوحات کے اختصار سے وقت میں سے ان کو حذف کر دیا تھا
 بعد چند واقعات ان سائنس کے بیان کئے اس سے ثابت ہو کہ یہ لوگ کے کلام میں
 متضادین سے کچھ عبارتیں بھی ردی ہیں سو جہاں تاویل نہ ہو سکے وہاں عامیہ ہرگز
 یا عزائم میں کر کے کتب جہاں تجویز کر کے کہ شاید کسی نے یہ مضامین ٹھوس سے ہوں۔

(مسئلہ) و کذا ابو عبد اللہ اھری
 یقول من غرض من ولی اھتد عز وجل
 صریحاً فی المدح و المدح و لم یکت
 حتی تغلب عقیدتہ و یخلف علیہ
 من موعظ الخاتم (فصل اول مسئلہ)

۱۱۔ اس پر سورۃ مدہ کا اندیشہ ہوتا ہے
 کے سبب ان کی تفسیر اور ان پر طعن کرنے میں خطرناک حالت ہے۔

(مسئلہ) و کان ابو حامد انھن
 یقول ان اللف القیاس الاعراض عن
 اللہ و محنتہ الرقیۃ فی ادبہا

(فصل اول مسئلہ)
 حق پر طعن و تشنیع علامت ہے اعراض عن الحق کی۔

(مسئلہ) و حدیثہا الشہرہ امین
 انھن فی کتاب فی ارع عن الشیخ علی الدین
 نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جس میں شیخ

علی فی فہرست خیر و نقص ہر طرح من قلم

انهم ما يتخفون كلامهم الا لكونهم
 حيد على صدره حاتم مولى ليد
 (فصل ثالث ص ١٠)

بک قسمی پتھے (است پھیتے تھے) وہ اس سے بالکل بری ہیں۔
 (ع ١٠) وكان الامام ابا عبد الله
 يقول نعم ما فعل النجوم من ارضه
 فانهم انما فعلوا ذلك عيرة على حرات
 اهل الله عز وجل ان طهر بغيرهم
 من غيرهم عن خلاف الصواب
 وانهم من تصور غيرهم ولو لم
 يهوا المريدان يبالغ في رسائل قوم
 بعد من يدبر اداة على شيخه ١٥

(فصل ثالث ص ١٠)
 رسا وكان بعض اعدائهم في الله
 هو المستفاد جميع المحسنات
 غيرهم وهي لا محققا بعد عربة هذا
 كذا في حق المتكلمين من الاولين
 ان من علم عليه حاله فمن ادب
 اهل بطريق التسليم لا تملككم
 لسان اعتق ولسان تعلم اجمع
 (فصل ثالث ص ١٠)

مناطی ادراک دقیق ہیں اور کچھ ہیں اور
 کسی کو ان بزرگوں کی نسبت و اعتقاد
 رکھنا جائز نہیں کہ یہ اخبار سلطے تھا کہ یہ

ترجمہ: امام ابو القاسم قشیری
 فرماتے تھے کہ جو شخص یہ روز قیامت
 کہنے کا کلمہ است اچھا کہ اہل کتاب
 غیر اہل شریعت پر جو کلمے سے عبرت کی کہ
 وہ اسکو نہ سمجھتے نہ خود ہی گمراہ ہوتے
 اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے اور ان
 احکامات سے مرید مبتدی کو اس سے
 منع کرنا ہے کہ وہ صوفی کے رتبے کا
 مطالعہ کرے ورنہ کسی شخص سے شریعت
 (ترجمہ) انھیں عارفین کہتے تھے کہ
 عشق کی سان فہ مشق سے ہے عجیب
 خیر غنوم ہے اور وہی زبان اپنے ہم
 سے ہے عربی یعنی غنوم ہے وہ
 یہ جسم ادبیا اہل میں کے حق میں
 ہے رکات کی زمان اہل طہریں
 ترجمہ: یہ تہیہ باقی میں پس
 جواب ہے سوال عرق لے آداب میں
 ہے جو ہے کہ افس کے حال کو سمجھیں
 اور مسند و مجلس (ایرند و حسن عشق سے بول رہا ہے کہ علم طہریں

کی سان سے اجدات اہل کس کے کہ انھوں
 (ع ١٠) واضحا صفا موسیٰ مع خضر
 کہ نہ سیدی علی بن وفا و قناہ
 اوصلان فی القصة تعلم موسیٰ علیہ
 السلام الی قریہ و علیہ موسیٰ عند ذلك
 ان الله فعلی عما اذا قال لهم لسا العی
 انھوں نے وہاں میں لحدہ ان بصر میں
 علی لا مروءان بنا زہد و ما اقمہ
 ولہا للاحترص اعلیٰ درجہ و امام
 (فصل ثالث ص ١٠)

کہنے لائق میں ہے اگر چہ حق درجہ میں علی ہر درگاہ علوم مابعدہ ہو کہ یہ کو یہ کو متعلق
 تھے کہ عرفان قلم جو ہے علم سے اشتراک سے و جو کلمہ علم اس کا علم بھی معلوم
 ہو گیا لیکن یہ سنہ ہے کہ ان کا جملہ یقینا معلوم نہ ہوا اور اس نقطہ میں اس منظر
 و تحقق میں دلیل سے تھا کہ اشتقاق بطل کے پاس پہنچنے اسی طرح کوئی دوسری
 دلیل شریعی ہو

(ع ١٠) ولا یحقی ان جملہ اعلیٰ ثلثہ
 علم عقل من علم الاحوال و علم الاسرار
 ای ان قال و لما علم الاسرار و هو العلم
 الذی فوق طور العقل و لہذا یستلزم
 الی صاحب الاکار و ما حاصل من
 طریق الالہام و ما رست بہ العقل
 استعبدت و التخصیص و من ہما
 من یرید انہم تعلم لغیرہ لا یقد

کی سان سے اجدات اہل کس کے کہ انھوں
 (ع ١٠) واضحا صفا موسیٰ مع خضر
 کہ نہ سیدی علی بن وفا و قناہ
 اوصلان فی القصة تعلم موسیٰ علیہ
 السلام الی قریہ و علیہ موسیٰ عند ذلك
 ان الله فعلی عما اذا قال لهم لسا العی
 انھوں نے وہاں میں لحدہ ان بصر میں
 علی لا مروءان بنا زہد و ما اقمہ
 ولہا للاحترص اعلیٰ درجہ و امام
 (فصل ثالث ص ١٠)

کہنے لائق میں ہے اگر چہ حق درجہ میں علی ہر درگاہ علوم مابعدہ ہو کہ یہ کو یہ کو متعلق
 تھے کہ عرفان قلم جو ہے علم سے اشتراک سے و جو کلمہ علم اس کا علم بھی معلوم
 ہو گیا لیکن یہ سنہ ہے کہ ان کا جملہ یقینا معلوم نہ ہوا اور اس نقطہ میں اس منظر
 و تحقق میں دلیل سے تھا کہ اشتقاق بطل کے پاس پہنچنے اسی طرح کوئی دوسری
 دلیل شریعی ہو

(ترجمہ) اور نفی ہے کہ علم
 تین قسم پر علم عقل و علم احوال و علم
 اسرار سے چار مراتب در علم اسرار و علم
 جو طو عقل سے فوق ہے اور اسی سے اس
 علم کے پروردگار کا کردار یا بتا ہے کہ
 و چہ یہ امام سے قابل ہوتا ہے کہ
 اہل استدلال خالی ہیں اور اکثر تو حقیر
 صغیرہ یا تعصب میں غم و درد کرتے ہیں

ان یوسل یسلم فی الایام صاہمہ ہفتہ
 ولا یفریب الا غنۃ والی طہمہ شرف
 ولکن یسلو النمل من ہذا تقبیل
 فکھتار فہل ثالث ۱۱
 مثالین یا نفا یث شری بیان کرے کہ میں اور کاشین کے اس
 صوم کو تقبیل سے میں۔

۱۲۔ قال فی البیاد ۱۲۔ دس و
 ۱۱۔ یعنی وارہ شتم علوم دس
 الی حرم ذہب احمیت

۱۳۔ قال فی البیاد الحامس و
 السعین حامین من احتجحات
 یحکم علی حل عارف سترہ تعطف حق
 تعالیٰ بد علی قلمہ من علوم الاسرار
 ولایۃ ہرہ للعامة صقع علیہ التکریم
 دس حناد لی الولف سم الحسد سید
 حذہ انطاقت لا یبلغ احدہ جہۃ الخلیفہ
 حتی یتعمد علیہ الف صمد حق بانہ
 زنیان ولت لا تاذ الطوق یعلوم
 الاسرار لا یسع الصمد یقین الا ان
 یتروا علیہم علی ظاہر اللہ یجہت
 المظہرۃ۔ فصل باب ص ۱۱

اور یہ آئی ہے کہ جب وہ علوم اسرار کے ساتھ نفق کرتا ہے صدیقین کو بڑا دکھا

۱۴۔ ای وہیست ۱۔ وہیست سے قانی
 میں جو تھیں یہ صوم و سترہ سمجھا گیا
 ہے وہ افام صغیرہ تک میں علم کو پڑا
 پر کسی طرح قادی نہیں ہوتا اس کے کہ کہ
 مثالین یا نفا یث شری بیان کرے کہ میں اور کاشین کے اس
 صوم کو تقبیل سے میں۔

ترجمہ۔ یہ وہی قوس ہے فصل
 اول مثالین مذکور ہے اس سے اس
 حاصل کا مقصود بھی ثابت ہوتا ہے
 اسلئے یہاں لایا گیا۔

ترجمہ۔ شیخ نے فتوحات کے
 باب دو تو چوتھے میں لکھا ہے کہ ہر عارف
 پہ واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے
 قلب پر صوم اسرار سے جو طوفان مانی
 ہے اسکو پوشیدہ رکھے اور عام کے ساتھ
 اسکو ظاہر نہ کرے جس سے سیرت نیکہ واقع ہو
 (عوام کی طرف سے تو وجہ تجسس کے انہوں
 کی طرف سے بضرورت حفظ نظام شریعت
 کے) اسی وجہ سے سید العارفہ ابو القاسم
 حنیف نے فرمایا ہے کہ وہی شرف حق ہے
 تکشوں پر چننا جب تک کہ اس پر ہزار
 صدیق پر شہادت نہیں کرے یہ زینت ہے
 عن اشرفہ صمد انصار اللہ اذ وہا

۱۵۔ صمد انصار اللہ اذ وہا
 اس میں علی الصوفیۃ اعلیٰ ہر حاد
 مداد رحمہ ولوں للکرم لہا ادب
 لسلیم و صمد علی مودا فہمہ
 مالم یعار من متلا لا سند ولا جماع
 (محب نامی وارہ جونج ۱۲)

لکھا یعنی اعتراض کر کے قبول بھی کرتا
 (۱۲) و درایت فی کتاب الرعاۃ
 شیخ عابد بن عبد السلام مدح
 اعلیٰ صمد فی عصرہ ماصد حسن
 الناس فہو فی صوم الشریعتہ
 فی الصوفیۃ مدحی قاعہ عالمی
 لا تفر لول (بحث رجفہ صمد کو
 مثلاً) قال الحدیث صمدی وغیرہ ولا
 اعتدالی میں رہی اسیرہ الحیدری
 فی جہت من رہی بہرہ قدای قولہ نظام
 یحولان محسوب ان رہی اربابہ اذ وہا
 لولہ قادی و ہا اذ وہا اذ وہا
 عرف اصطرہم ثمہ ان انصرافی فضل
 ان الا کا ہم برل فی اعلیٰ و حل الصوفی
 فی عمل صمد لہا مداد رحمہ لا عرجہم
 عن اشرفہ صمد انصار اللہ اذ وہا

۱۶۔ کون جو رہے ہیں رہنا شریعت صمد
 (ترجمہ) میں صمد ہو اگر صمد ہو
 نے جو صوفیہ پر کیا ہے اس کا سبب یہ
 یہ ہے کہ ان کے من میں اس کے حق میں
 اگر صمد ادب کا لہ امر کرتا تو اس کے
 فہم سے خوف ہوتا مگر کتاب و سنت
 کے معارض نہ ہوتا اس صوفیہ کے لئے علم

ترجمہ۔ میں نے شیخ عابد بن
 عبد السلام رجو کہ میں زمانہ میں صمد
 سلطان صمد نے ان کے کتاب ارعایہ
 میں لکھا ہے کہ تمام حق شریعت کے
 نشاؤں پر مشتمل ہیں و صوفیہ اس کے
 مرکزوں پر چلتے ہیں جس میں تزلزل نہیں ہوتا
 ترجمہ۔ احوال لدین محلی و غیرہ کے
 فرمایا ہے کہ اس شخص کے قول کی طرف
 تفتت کیا جاوے جس نے تعظیم و ترقی
 کی جو عت میں حضرت جنیہ کو بھی شہرہ کیا ہے
 یعنی اتمام قد ہی نہیں ہو اکیونکہ یہ
 کو عبادہ فرماتے تھے اس کے پیر کرتے ہیں
 کہ حضرت صمد جس عہدی ان مامور
 کو نہایت امتیاز سے بدمکان میں ظاہر
 کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ تم

الاقترب (۳)

قد خسرنا شي في ايات انسابه
 تحت يد وجهه يات من القبحاء
 ما كسر بعد كلام طرب وانصبه
 بل لك صدمه عجزه بالعام ما هو عجزه
 فهو تعالى ذو كنه على الحق تعالى
 اما مع كون الحق تعالى ما هو كنهه
 (فصل ثانی در علاج) وقال في العجز
 لا دمي فذلك ليس وليه صفنا ما
 به صفت به نصد من جميع الوجوه فلا
 رهن ثانی ولس الا اذ غار ما اليه
 في ان جرح وتوقف ووجهنا عليه
 انكاسه وعتابه من ما اعتق بالانكاس
 (المحل الاقوم)

ترجمہ: شیخ نے نوعات کثیرے
 باب پنہونستاون میں یک کلام جو
 کسے عطا کیا ہے کہ یہ تقریر کو کسے صحت ہے
 رہنمائی رہی ہے کہ عام حق تعالیٰ کا زمین
 نہیں ہے اس لئے کہ گرد حق تعالیٰ کو
 میں ہوتا تو حق تعالیٰ کا برج پہاڑی ستون
 جس کی حقیقت ہے عدم سے جو زمین
 اسے دلا کیونکہ عالم الکریم حق ہوتا، نفور
 بامعرب وحق تعالیٰ بھی عدم کے ساتھ
 متکلف نہیں ہوتا تو عالم بھی عدم کے ساتھ
 متکلف ہوگا پھر اکتوبہ سے وہ زمین
 اس لئے کہ کیا معلیٰ ہوتے ہیں ثابت ہوا
 کہ عام امر حق تعالیٰ میں مینیت اور انکار
 رائے کے کلام میں ہے تو معنی یہ ہوا کہ عام امر حق تعالیٰ میں مینیت اور انکار
 حق تعالیٰ میں رہا ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے نہ کوئی حق تعالیٰ تو مہجور ہے نہ ان
 چیزوں کے ساتھ نہ صرف دیانیت ہے نہ نہ صرف فدا ہے بل بھی کوئی قارق نہ
 بنا اور وہ فاقہ بھی ہے کہ ہم جو میں اس کے محتاج ہیں اور ہاں جو اس پر موقوف ہے
 بلکہ کہ ہم جس میں اور وہ ایسی چیز سے معنی ہے جس میں ہم اس کے محتاج ہیں اس سے بڑھ کر
 مینیت کے جمال و رحمت کے اثبات کیا اس پر کی (ف) اسے مسلسل ہی منہاں
 میں اور زیادہ عجز کیا تعریف حق تعالیٰ کی

الاقترب (۴)

فان شفع الاسلام اشغروني احمد مذ
 تة لي وروايات القاهرة حاد نو
 شيخنا شيخ الدين ايلقيس وذل
 دارج وشارع ما من مدرسه و
 من مدرسه اهل السعة من نسيم
 شفي وروايات فيقول لحدوث
 لا عا دواعي من معا اخذ وحاش
 من ذلك ما هو من افعلا لا تمتد من
 مع حق وعلوم القرب والسمو
 خمس وثلث

ترجمہ: شیخ الاسلام اشغروني احمد مذ
 تة لي وروايات القاهرة حاد نو
 شيخنا شيخ الدين ايلقيس وذل
 دارج وشارع ما من مدرسه و
 من مدرسه اهل السعة من نسيم
 شفي وروايات فيقول لحدوث
 لا عا دواعي من معا اخذ وحاش
 من ذلك ما هو من افعلا لا تمتد من
 مع حق وعلوم القرب والسمو
 خمس وثلث
 برکت کے دریاوں میں ششوری کدو سے ہیں تو ایسا نقص کیا جیسے مکان مل
 ہوتا ہے اس لئے اس میں دلالت ہے کہ بعض ہر شے میں شے ذات معلول وحق
 کو بھی مشوب کیا ہے۔

الاقترب (۵)

فان شفع الاسلام اشغروني احمد مذ
 تة لي وروايات القاهرة حاد نو
 شيخنا شيخ الدين ايلقيس وذل
 دارج وشارع ما من مدرسه و
 من مدرسه اهل السعة من نسيم
 شفي وروايات فيقول لحدوث
 لا عا دواعي من معا اخذ وحاش
 من ذلك ما هو من افعلا لا تمتد من
 مع حق وعلوم القرب والسمو
 خمس وثلث

ترجمہ: شیخ الاسلام اشغروني احمد مذ
 تة لي وروايات القاهرة حاد نو
 شيخنا شيخ الدين ايلقيس وذل
 دارج وشارع ما من مدرسه و
 من مدرسه اهل السعة من نسيم
 شفي وروايات فيقول لحدوث
 لا عا دواعي من معا اخذ وحاش
 من ذلك ما هو من افعلا لا تمتد من
 مع حق وعلوم القرب والسمو
 خمس وثلث
 شے سے عیدہ صغریٰ
 ہے کہ حق اس سے برتر ہے کہ اس میں
 حوادث بدل کر میں یہ وہاں میں
 کہ عا دواعی میں یہ بھی وہاں میں کہ عا دواعی
 میں یہ بھی وہاں میں کہ عا دواعی
 میں یہ بھی وہاں میں کہ عا دواعی

بدنیا و خبران لن یبر و عما و کلاما و صوة و مثل ذلك من خواص حوله
و کمد و اعقد و انهنما و العصبه و الفراع و اعدم قال و هذا کلام معقول
مجهول لتسببه الى الله تعالى بحسب الايمان و لا حکم حتم. الحق علی حدیث
اولی ما حکم به مخلوق و هذا العمل الخیر یسکت تا من عذر ص ۱۲

الاقتراب (۵)

قال فی العقیده الصغری لیس حرم. (ترجمہ) شیخ نے عقیدہ صغریٰ
فیقد ما ملکات و لا یعرض مستحیل
علیه العناء و لا یحکم فیکون لما العناء
و اللقاء الخ (مقدمہ مسئلہ)
فت. میں صریح الفاظ سے لفظی ہے مصیبت کی۔

الاغتراب مع الاقتراب (۱)

ذکر الشیخ فی الیاب التامع و الخیر
و عاشیر من الصلوات ان لا یجوز
حال ان الحق تعالیٰ معتقد فی ظہور
اسماء و صفات الی وجود العالم و ان
الذاتی علی الاطلاق قلت و هذا حرم
علی من سبب الی التیم الله یقول الحق
لن یعتز فی ظہور صفات اسماء
تعالیٰ لی خیر و لو صفات ما فخر
عز احد (بجست جاسم ص ۱۱)

(ترجمہ) شیخ نے فتومات کے باب
دو سوال بتیس میں ذکر کیا ہے کہ یہ کہنا جائز
نہیں کہ حق تعالیٰ اپنے اسماء و صفات کے
ظہور میں وجود عام کا محتاج ہے کیونکہ ایک
لے فزائے مطلق ثابت ہے شرعی و ملتے
ہیں کہ یہ دو صریح ہے و یہ شیخ کی طرف
سراخ کو مشوب رہا ہے کہ وہ اسے قائل
ہیں کہ حق تعالیٰ اپنے اسماء کے ظہور میں
مخلوق کا محتاج ہے اور اگر مخلوق نہ ہوتی

عشر و فی قولہ تعالیٰ و لا یؤخر تلقاء مدیر ص ۱۲

و لا شیء فی الیاب التامع و الخیر
ان الله تعالیٰ لم یؤخر العناء لا یؤخر
الیه و لا لا شیء فی حال عدم
الامکان و مصیبت وجودها غیر
مستثناة الیہ دلالت و هو الله تعالیٰ
لا یؤخر عمنه و لا یؤخر من غیره
الذاتی من الله تعالیٰ ان یؤخر
خلق حق تعالیٰ ان یؤخر
قامت الیہ الی الخ و قال ثم قال و
حرم مستند ہودیت عید جبراء
تخصیص الیہ ان فی حقیقہ قدیم
مزین قدم الی فیما لکن من اهل اسما
و الصفات و ہما من ذمہم الله تعالیٰ
فی صلیہم مع الله قول لدریں قانون
ان الله تعالیٰ حق انیب ما تعالیٰ قات
قلت و ما یؤخر بعصر من اسما انہ کان
یستند الیہ معترض و انہ مستغنی
عنه ہو حق قدیم و لا لکن فی الخیر
ان مثل ذلك مدسوس علیہ فی کتب
النصوص و غیرہ قال هذا صمد
الناقل عند خلاص ذمہم و یؤخر حق
حاصل و فی الاشراف الیہ بعد نقل
عص کلام الشیخ و قد مان لہ انہ

وہ تعالیٰ ہوتی نہ ہوتا و نہ اسلی لہ
ہوتی **وقت** یک ظہور ہوتا ہے جو سکی
صفت ہے اس کے ساتھ قبل خلق بھی صفت
ہے ایک ظہور مخلوق ہے کسی حقیقت ہے
اصلی خلق علیہ مخلوق کی صفت ہے
و در وقت ہے و جو خلق پر ہی مع سر
مخلوق ہے کہ مراد اس سے اس کے توحید سے امتیاز
خلق کی ہر تہائی و محدود نہیں ہر شیخ
سے بہتر میں یا میں ذمہ ہے کہ اسے لگا
سے عالم کو اپنے ایجاد میں کیا کہ وہ عالم
وقت اختیار رکھتا تھا بلکہ خود اسے
اپنی حالت عدم مکانی میں اپنے وجود کو
اپنی ذات سے طلب کیا جس کی طرف
وہ اسے محتاج تھیں و وہ انشاء تعالیٰ
ہے کیونکہ وہ تعالیٰ کے سو کسی و
میں بھی میں اس سے کہوں گے اپنے
مقدور حق سے اللہ تعالیٰ سے اپنے ایجاد
کو طلب کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے سوال
کہ اسے کیا کیا ہے کسی حاجت کے سبب جو
اللہ تعالیٰ کو ان اسے کی طرف ہو پھر
دو رنگ اس کی تقریر کے فرمایا کہ پسند
ایسا عرض ہے اسے حاصل کرنے کے
حوصل میں تیری آنکھ میں پانی ہے تو اس

[illegible][illegible]

میں یا شہدہ دروست و درمک سے تہہ پہ تہہ کی جی ۲۵ مرہ خط ہے
 فہم یہ حق ہے جس کا حال اوپر کے قول میں دیا ہے۔ بعد ازاں یہ ۲۵ مرہ خط ہے
 مقصود کی یہ رہا ہے مقصود کو تعین کرنا ہے کہ خیال سے سرہ و ۲۵ مرہ خط ہے
 یا شہدہ میں اس سے ۲۵ مرہ خط ہے۔ اس کے ساتھ ۲۵ مرہ خط ہے۔
 یہ شہدہ کے سبب میں اس کی تفسیر تعین ہوگی۔

الاخترا ب (٥)

[illegible]

الاقتراب ۹

اسی طرح کہ قوال جو صوملہ کی طرف سے آئے ہیں انہوں نے
میں انہوں نے سب سے پہلے جو صوملہ کی طرف سے آئے ہیں انہوں نے
جو یہ نقل ہو پندرہ سو پندرہ سو پندرہ سو پندرہ سو پندرہ سو
پندرہ سو پندرہ سو پندرہ سو پندرہ سو پندرہ سو پندرہ سو

وہ کہتا ہے کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے دین سے لگا کر رکھے اور اس سے بچائے
سوال کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے دین سے لگا کر رکھے اور اس سے بچائے
 کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے دین سے لگا کر رکھے اور اس سے بچائے

الجواب کہ اگر آپ نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے
 کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے دین سے لگا کر رکھے اور اس سے بچائے
 کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے دین سے لگا کر رکھے اور اس سے بچائے
 کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے دین سے لگا کر رکھے اور اس سے بچائے

الاستغفار مع الاقتراب

وہ کہتا ہے کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے
 کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے دین سے لگا کر رکھے اور اس سے بچائے
 کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے دین سے لگا کر رکھے اور اس سے بچائے

وہ کہتا ہے کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے
 کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے دین سے لگا کر رکھے اور اس سے بچائے
 کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے دین سے لگا کر رکھے اور اس سے بچائے

وہ کہتا ہے کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے
 کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے دین سے لگا کر رکھے اور اس سے بچائے
 کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے دین سے لگا کر رکھے اور اس سے بچائے
 کہ میں نے ساری حیات میں یہ دعا پڑھ لی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے دین سے لگا کر رکھے اور اس سے بچائے

[illegible]

وهو جليل ان يكون من ذرية النبي صلى الله عليه وآله

[illegible]

تو انکی دانت کا کئی ذبیحہ دیا جس سے وہ تیری امانت کا شہادت پر اکلے استعارہ ہے۔

تنبیہ دوم دولت الٰہی کے اس حلقہ سے کہ ان سادات خود دہلی میں رہا۔ علی
ہندہ کی ملائیس طاقتوں نے ان پر چڑھو بہتہاں اس قبیلہ کی اس حیدر
بہنسل کی بدلت تھیں۔ اس کے بعد وہ وہاں شیعہ عدوت بڑا کہہ دوں دھڑکی آواز
یہ دوسری بات یہ کہ فتح میں وہ اچھو بہتہاں نہاں صوبائیں ناہنسی کی طاقتوں
صوبہ جہ کے کھیاں پرستی کیا گیا تھی اس صوبہ پر مابا تہذیبیت میں محمد علی
چھو رہا تھا اس کی باج ایک جہتی مہا شہر دہلی کی ری سکھ تھا بھی دہلی
میں بھی جو صورتہ صوبہ میں غلبہ بودہ باج۔ جو سخت اور اس کی طاقتوں
مفت سے صوبوں سے کھلی تھیں فرما سہتی تھیں گراں فرق و ملاطفت سے وہ کہ ہیں فقیر
اس حدت تہا است ۱۰۰ نون غیبوں کا صوبہ میں مہا شہر کے احوال کو چھوڑو

[illegible]

الارتقاء

[illegible]

ذات الفعل بالاولیاء (فصل اولیٰ ص ۱۸)
 جیسا کہ اولیٰ میں نہیں فرمایا جب تک کہ اسکو
 جان میں یا کوئی نہ مرقع کے نزدیک مال ہے کہ یہی ہزارہ کرے جیسا کہ ہم پہلے چل مختار
 جو کہ اس فعل کے ترک پر بھی قمار ہے وہ ایسا فعل کرے جسکا ارادہ نہ کرے **فت** اس میں نہایت صفا
 تھی ہے حق تعالیٰ کے فعل مختار ہوئے کی اصل یہی ہے کہ وہ جس فعل کو کرتا ہے اس کے ترک پر بھی
 قادر ہے پس ایجاب کا مشہد اس سے یقیناً ملتی ہو گیا، تی بعد قریب باقین سے جو عیب پہنچ سکتا
 ن کی صحیح تفسیر کے بعد وہ مشہد ہے کہ وہ عبارت اولیٰ کے معنی میں کہ قماریت و مالکیت کے
 ساتھ افعال یا فعل یہ موقوف ہے وجود و مملوک پر جیسے رزق بالفعل کا علم موقوف ہے
 مرنفق پر، اس سے متصور مملوک کا قدم صدر پر لا ایجاب لازم میں آیا بلکہ اس انصاف کا حدیث
 لازم ہے سو صفات فعلیہ افعیل میں صفات نہیں ہیں جیسے احوال و امارت اور ان افعال
 کے صدور میں کوئی ممد و نہیں بلکہ اس میں شیخ کا وہ سبب اول سے

قال انما في قوله لا يملك الا بالاولىٰ كل
 امر يطلب النكاح فهو من كونه ساهما
 قد يملكه وكن لا يطلب النكاح هو
 من كونه عالي واذ فها انك من كدام
 اهل المتعديين بعد انك امران يتحقق من
 الامرين انما والله تعالى انهمي بصفت
 ثانی ص ۱۸

کے وجود کو متضمن نہیں کیج سکتا جو اسکو صدور بالفعل کہا جاو چکا تو وہ وجود پر کو موقوف متضمن ہوگا
 اس میں نہیں ہے اس تصویر میں عبارت ثانیہ مکار پر حنفی لڑا یہ ہے کہ گو وہ علت ہو جیسے کے
 قابل میں مگر وجوب بالادرات میں کسی کو شریک نہیں مان سکتے تو توحید کا تکار وہ بھی نہ کر سکے جو بالادرات
 نہ ہو جیسے ایک سبب ہو یہ اعلیٰ حازر میں کثرت میں یہ لفظ وارد ہو امیں وہ تو ہم وہاں ہے
 ایجاب کو کہ اسے اگر مشعر میں نہ ہوتا تو بعد تصدیق کے ایسا فعل بھی یہ کہانی کیے جاسکتے
 کہ جتنی اس میں کہا جاو تھا مگر اس میں جتنی میں جس کو ترک نہیں کیا گیا، وجوب و انہیں اور وجوب

میں اعتبار و امتیاز اس میں شیخ نے یہ لفظ صریح میں لفظ صدر کے اطلاق کو اجازت
 جو حکم کے کلام میں فی معنی ہے کہ فعل اول نو صادر عن ہر وجہ سے اس عبارت اس کے
 اذ یقال انعام صدر عن الحق تعالیٰ الا بحکمہا المجدد المحفوظ وحدث الاحتمال
 لہو بعد اللفظ وحدث الله تعالیٰ ان تكون مصدر لا غبار واعم الماس من
 الحق واولیٰ ان قال واما یقال انہ تعالیٰ ووجد الامعاء بعد ان لم یکن لہا
 وجود فی اعیانہ ثم انما ربطت بلس وجہ الازیاء وبقدر ممکن بقی واجب انہ متضمن
 (مبحث ثانی ص ۱۸)

بجھنے کی بات ہے کہ وجوب صلاحت و صدور کے اطلاق کو ان شریعی وجوہ کی وجہ سے
 حاکم میں رکھتے تو ان کے معانی کے اعتقاد کو جسکو مشعر نے انصر و فرمایا ہے کیسے جائز کہہ سکتے ہیں

قائد زائدۃ

تخصیص بالاسی شیخ کا اعتقاد حق تعالیٰ کے قابل لا ارادۃ والا میا ہوئے کے کلمات کا وہ
 فاعل یا ایجاب والا صدر ہونے کے انفرادی کا تو یقیناً ثابت ہو چکا اور اس کے خلاف ان کا کوئی
 قول غول میں علوم ہوا مگر متوسل درت ہوئی کہ ایک مقام ان کے کلام میں ایسا نظر سے گذرے کہ اگر
 گو اس کا معنوں تو ایجاب میں مگر اس کا عنوان نظر فہارت میں ایجاب ہی کے وہب اثر پہ گزرا ہے
 چنانچہ اس کے مطالعہ کے بعد سنی روز مجھ کو سخت توجہ رہا اس کا نقل دشوار ہو گیا آخر جست حق
 دستگیری و مانی کہ مملوک اپنے ایک بزرگ یعنی حضرت مولانا سید احمد صاحب دہلوی مد میں ہونے
 رحمتہ اللہ علیہ کی ایک تقریر یا دانی مسکو صدر و از گذرنا کہ ایک دوست یعنی مولانا نصی جس کا
 سلامت تعالیٰ سے سنا تھا اس سے شفا کی توقع مندوں ہوئی اس لئے ان سے وہ تقریر لگائی
 جس سے فی الواقع اس توقع میں کامیابی ہوئی اب اس احتمال سے کہ شاید اور کسی صاحب علم کو
 وہ مقام دیکھ کر بیانی اشکال مشیر آوا سے اس مقام پر اس تقریر کا ملحق کر دینا مصلحت معلوم
 ہو اس لئے اول اس عبارت میں اشکال کہ اس تقریر یا دفع احضال کو نقل کرتا ہوں اور چونکہ
 مقدمہ و اس سے قصص پہل علمیں حدیث ہے اس لئے اس عبارت و تقریر کے ترجمہ یا توضیح کا اہتمام

از حضرت موم و مسموم کے یہ بھی دیا تھا کہ علم حایق معلوم کے اور علم تابع معلوم کے یہ دونوں
 علم ممکن ہیں ہوتا ہے اس وجہ سے کہ ممکن کا علم معلوم کے سلسلہ میں ذرا اعلیٰ نہیں ت اور وہ
 تعلیق کے یہاں معاملہ برعکس ہے کہ وہاں معلوم تابع علم کے ہے اور معلوم طایق علم کے ہے کہ
 درجہ معلوم خود معلوم ہوگا۔ یہاں جیسا علم ہے ویسا ہی معلوم ہوگا۔ اور آخر یہ کہ مطابقت
 طایق سے ہوتی ہے تو لیسہ وجود معلوم دونوں کے مطابقت کہ سیکھ میں مگر دراصل اور
 متیقہ سلسلہ بالکسر معلوم ہی ہے ممکنات میں علم نکات اور معلوم ممکن مرے کہ میں میں ہوتا اور
 وہاں بالعکس علم حایق اور معلوم نکات سے نہ ممکن میں علم رلی کوتاہی سے جیسے قدرت
 وادارہ کو بندہاں سے قوی و اقدم کہ ان تعلق میں تابع تعلق علم ہے بلکہ اگر علم کا تعلق نہ تو پیر
 قدرت اور ادارہ کا تعلق ہی میں ہے کہ نہ معلوم ممکن صورت میں سدور بالاضطرار ہوگا اور
 کی صورت میں قدرت اور ادارہ کو کیا واسطہ اور اگر بالفرض جو بھی تو سلسلہ میں نہیں ہو سکتا
 نہ جو حصہ میں اسکو کچھ نقل ہوگا۔ کسی شخص کو اگر بات چیرا نہ وہ اس پرستے ڈال دیا جائے اور وہ
 بھی اپنے ادارہ اور قدرت کو صحت کرے تو کرے نہیں ہو قدرت ادا اور پکار ہے علاوہ اسکے کہ
 سدور بالاضطرار نفس ہے اور اختیار کے خلاف جو ذہن بیکہ دوسری فراہمی یہ لازم آتی ہے کہ
 سدور بالاضطرار میں حصہ صداد لیکن قدرت نہ ہوتا ہے اور جس چیز کیلئے اللہ تعالیٰ کو عطا
 کیا جائے نہ لاقیم با زبان ہونا لازم ہے تو حوادث پر میرے کا قدرے بلزبان ہونا نام ہوتا ہے وہو
 باطل بالبدیہا حتی یا کسی اور یا پیر کو دھس کر نہ چکا جیسے جس سے یہ حوادث پر میرے صدارت میں
 وحقا حقیق میں بالاولیٰ پیر اگر تعلق کو قدیم نہ کیا جائے تو قدر کا استدلال بالکل باطل ہو جائیگا نیز
 تقدیر کی حقیقت تو یہی ہے کہ علم زلی ادارہ قدیم کی مطابق قدرت کا تعلق مقدمہ قدرت سے
 ہو کر سب سے نقش کی مطابق موجود ہوں۔ یہ تو غلط اخباری ہی بات ہے کہ ممکن کا یہ سب
 یہی ہے کہ وہ علم میں تعلق علم کا سدوم کے ساتھ تسلیم ہوتے ہیں چنانچہ ہر العلوم مرحوم شیخ علم
 میں فرماتے ہیں صحت و ذہب علیہا قد الم تو یبہد علیہم طرحی علیہا ان طرہ صلیہا اس
 قائمہ بذاتہ تعالیٰ ذات اصداۃ و غیر الاشیاء باختلاف افعالہ نہ و لیسہ ہم بحکما
 متعلق الاصلہ و معلوم لانت معلوم کہ یکون حلالہا و ہمہ لہ موت و لیس

مستند ہا بقول العلائقہ میں ان الاستعداد کی حیثیت فی المذوقہ ذات اسبابہ متعلقہ
 بالاعداد ہم فاحام معدوم۔

اور اسکے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں **قولہ ہم** بلزبانوں ذلتہاہ نقل عن المعتزل
 لعلم وان کان قدما لکن متعلقہ نہ حوادث فلا یکن فی الارل لم یقین بذات الحادث
 - حسب بسط الاشکال الا ان هذا صحیح فلیہ نزل الی اسم یکن الاشیاء معلومہ
 فی الارل لانیہ متعلقہ تعلق العلم یکن معلوما و لیس اثرک هذا القول فی الشرح و المعروف
 علی ان العلم مع متعلقہ قدیم الا انہ لا یلزم الوجود لتعلق العلم کہ قال فی الشرح
 ہمہ شئی یظهر لک فی الاموال فی الانیہ فاستقر انہ سندہا عقل ہر نفسہ الحسن عینیہ

۳۳ - ۵ - ۴۵ دیوبند - دو شنبہ
 قال لا حقد اشرف علی و رکت لما سقطت منی علیہ بطیہ حواری احتیاج العبد
 فاجتہد فقلت حدسی علی مشیتہ اعدہ و یوم یفیدہ و یکتشف عہ العطاء بقدر
 استعداد العبد فسمیہ الحقیقہ حدی بحقوق علی اللہ تعالیٰ ابداد قد یمن باندہ صالی
 علیہ فی قوہ قالہ استعداد علی احسن و حرمہم المصروف الدنا و شہد علی انفسہم
 نعمہ و نواہ فرین و انظر کیف دمی الصداق فی اعزہ و یوم النقیامہ یا لکذب حمت
 ال و اللہ رب ما کت حرمہم و یومہم بل لا حلیج یا اقدیر علمہم ان سقوطہم هذا حق
 فاعلم من سقوطہم لا عتد اریا لکذب فاعلم حق انفسہم تلجی عن عقل الوهم انفسہم
 لکذبتہ پر حمل رسول کی طرف عوب کیا جاتا ہے۔

الارتباب ۱۵

و هو یصلح ان یکون منشأ للمشبهات المذكورة فحرف

<p>قال الشيخ محمد بن علی فی لسان القوارب تم حتمال اقرب و لا اشبه بالوہدۃ العجلی من ذویۃ الشاهد و جہہ فی اللزاکا و جہہ</p>	<p>ترجمہ: شیخ نے سورج و الارض و القمر اس مقدم کو فی مثال جوارب اور ذریعہ و تجلی کے ساتھ اشبہہ اس (مثال) سے</p>
---	--

راقب في هذه الصورة
 في المرأة ان ترى حرم المرأة انوارها
 من قطع صورتها في آية من حلقه
 بالورقة فلا يقع في شرك الا على صورة
 عسك من قطع ولا تقب بعسك
 راقب في الصورة بعد المداخلة
 في الصورة ليس حرمها من حلقه
 عسك من قطع ولا تقب بعسك
 في الصورة ليس حرمها من حلقه
 عسك من قطع ولا تقب بعسك

نہ جس لڑکے کی صورت تھا کہ۔ نہ جیسے
 او اکر شمس المشرق میں کوئی شہر
 ہوو جین وقت غروب کو تیرہ ابلختے
 ہو تو اتنی فشت میں دشت لکڑو رہا
 تازم پیر سو افعانہ دیکھ سلو گے سد سار
 ریت سارہ مسجد پہ نئے ست چھتہ
 سورب آئید میر قسح ہوا، گلی س سٹے
 تھو لگا دھڑ تھاری صورت بڑھتی
 لیس دس ست کرو اور بنی ماں کو نصب
 میر ست تار اس رعب کھٹکے تار و
 لاس گے و در جہد و طعس سے لاجتہ
 و ہے سو ناماں کے ایہ صوبہ است
 و اب معنی راست۔ حق، انما جس بخت
 و اب صرح نون۔ ستہ عہد رشت نون
 بہ بختی تیرت کہ میں مذکور ہے وہ
 حق عبارت سے یہ قول اتنی معلوم ہوتا ہے
 پورہ حرفت الفت کا گروہ قول سابق یہ ہے
 عبد اب حاضر نمبی کے تعلق سے مسکا قریح
 مدنی کے جو بارہ فرسے علی الاخر میں
 یہی پیر انیس ہو سکتا اور اگر فرقہ عبارت
 کہایت قرہ سی بار میں ہو کہ صراحت
 ہی تو ہے تہ وہ اب یہی کہ کہ

— — — — —

الارتقاء

در این کتاب که در این کتاب است
 در این کتاب که در این کتاب است
 در این کتاب که در این کتاب است
 در این کتاب که در این کتاب است
 در این کتاب که در این کتاب است

ترجمہ ملحوظ، بقول سر سید:
 "میں نے اس کی اس عبارت، 'ان
 میں' ایسی چیزیں مطلقہ کہ قدرت میں ہیں
 ایسی مطلقہ اس طرح اور محض بلا سبب
 جیسے حق تعالیٰ نے دیتے ہیں، ہمارے
 مذہب میں ایک مطلقہ اختیار ہوا ہے
 اس کے ساتھ ساتھ اس باب سے میں
 ایک مسئلہ لکھا ہے: 'دیتے ہوگی خدا
 کے ہاتھ سے یہ' اور یہی ہے جو
 'ما انا معشر' کے ساتھ اس کے ساتھ
 'وہی' کے ساتھ ہی میں خدا کے ہاتھ سے

فانما سمعوا في الباب بعد ذلك وادخلوا
 وفتحوا الباب ووجدوا في القوم
 في الاسرة نائمة لا سمعوا وسمعوا
 عا ر في دارهم في القوم في القوم
 بعد ذلك وفتحوا الباب على القوم
 وسمعوا في القوم وسمعوا في القوم
 في القوم في القوم في القوم
 في القوم في القوم في القوم

ترجمہ شریعہ کے ساتھ ساتھ
میں دیکھ کر اس کا ہاتھ نہ ہٹا
رہتا تھا میں نے اس کے ساتھ
لکھنا شروع کیا یہ میری قلمی
فہم کے ساتھ ساتھ ساتھ ساتھ
نئی کتب خانہ کے ساتھ ساتھ ساتھ
طریقہ کے ساتھ ساتھ ساتھ ساتھ
نہایت ساتھ ساتھ ساتھ ساتھ

باسمہ تعالیٰ لہذا فی شرفیہ کہ تو پر جو کائنات میں برت اور ماحول میں امور یا بہت
 کے چکر لڑا اور جس کی بنا پر نہ ہو کہ اس میں ہوتی ہو شے نہ ہو بلکہ جس میں ہے جس
 ماحول میں ہے جس میں ہے شے جس میں ہے جس میں ہے جس میں ہے جس میں ہے جس میں ہے
 مالی ہے جس میں ہے جس میں ہے جس میں ہے جس میں ہے جس میں ہے جس میں ہے جس میں ہے

وقد کان النبی عبد القادر الخلیل بقول
 اولی الایمان اسم انوار وای سنہ الفیض
 ای تجر علیہ اسم الایمان وای سنہ الفیض
 مختبأ فی حدیثہ وای سنہ الفیض
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ (مختص)
 خاص و شریف ج ۲ ص ۱۲

ترجمہ شریف حدیثہ علی فرماتے تھے
 کہ ایسا کہ برت تمام امور محمد (سنة) اور گئے
 اور تم میں ان میں جو گئے جن میں جو گئے
 اور جو گئے جن میں جو گئے جن میں جو گئے
 اور جو گئے جن میں جو گئے جن میں جو گئے
 اور جو گئے جن میں جو گئے جن میں جو گئے

جو کہ لا شرف میں سے ایک کائنات میں ہے کہ جس کوئی کائنات پر بارے کے عطا ہونا اصل میں
 ہرگز ان کا سطر و میں ہے تہذیب خود ہر ایک شری شان ہی ہے یہ تو کسا ہا ہر سہ کائنات
 کے میلہ کہ جس خوب کا علم عطا ہوا یا عطا ہوا یا عطا ہوا یا عطا ہوا یا عطا ہوا یا عطا ہوا
 میں یہ خاص ہے جس کے تعلق کی ساتھ ہی اس طرح بیان یہ کائنات جو کہ لوگوں کو بعض کائنات
 ہی تھالی سے وہ دلو سے نکلاں لوہا کو ہی ہا ہر ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ
 تمام شہادت شے کے تعلق ہی اس سطر کے تعلق ہی ہے بلکہ خود وہ جو رت ہی ہر شہادت
 کا ستاد نہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ
 نبوت ہر سطر کے تعلق کا وہ ہی ہر سطر کا ایک ریل ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ
 آتی ہے ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ

ایسی ہے جس میں ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ
 ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ
 ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ
 ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ

عن الترمذی ص ۱۲

دوم بین جن و جنات لیسلی
 طر شرف تعالیٰ لہذا فی شرفیہ کہ تو پر جو کائنات میں برت اور ماحول میں امور یا بہت
 کے چکر لڑا اور جس کی بنا پر نہ ہو کہ اس میں ہوتی ہو شے نہ ہو بلکہ جس میں ہے جس
 ماحول میں ہے جس میں ہے شے جس میں ہے جس میں ہے جس میں ہے جس میں ہے جس میں ہے

ترجمہ شریف حدیثہ علی فرماتے تھے
 کہ ایسا کہ برت تمام امور محمد (سنة) اور گئے
 اور تم میں ان میں جو گئے جن میں جو گئے
 اور جو گئے جن میں جو گئے جن میں جو گئے
 اور جو گئے جن میں جو گئے جن میں جو گئے
 اور جو گئے جن میں جو گئے جن میں جو گئے

جو کہ لا شرف میں سے ایک کائنات میں ہے کہ جس کوئی کائنات پر بارے کے عطا ہونا اصل میں
 ہرگز ان کا سطر و میں ہے تہذیب خود ہر ایک شری شان ہی ہے یہ تو کسا ہا ہر سہ کائنات
 کے میلہ کہ جس خوب کا علم عطا ہوا یا عطا ہوا یا عطا ہوا یا عطا ہوا یا عطا ہوا یا عطا ہوا
 میں یہ خاص ہے جس کے تعلق کی ساتھ ہی اس طرح بیان یہ کائنات جو کہ لوگوں کو بعض کائنات
 ہی تھالی سے وہ دلو سے نکلاں لوہا کو ہی ہا ہر ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ
 تمام شہادت شے کے تعلق ہی اس سطر کے تعلق ہی ہے بلکہ خود وہ جو رت ہی ہر شہادت
 کا ستاد نہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ
 نبوت ہر سطر کے تعلق کا وہ ہی ہر سطر کا ایک ریل ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ
 آتی ہے ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ

ایسی ہے جس میں ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ
 ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ
 ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ
 ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ

عن الترمذی ص ۱۲

شایانی اصلاح میں جو منت کے قریب ہے بہت اہم رسالت و روحی کوششیں علم پر مبنی کئے
 ہیں اور صحت کے نفس وں میں یہ عبارت ہے نفس مکتہ العید فی ہذا آدمیت یعنی ملائکہ
 علوم کا جو متعلق ہیں مرتبہ انہی سے جو کار ہوا ہے کلمہ یعنی ذات آدمیہ میں تھ الہیہ قوم میں
 احقر نے تحقیق کر دیا ہے کہ الہیہ ایک لحاظ اصطلاحی سے ملوان اس سے مرتبہ حاسیت کا ہے
 ن فہم یہ اصطلاح و جب کو حسن نہ دیکھو جیسے کہ بعد کی کائنات ثابت کر دی یہ اصطلاح ہے
 وراثت فی الاصطلاحی جیسے حکما، حکمت انبیاء علوم کو کہتے ہیں جو ان موجودات کے تحقیق
 اور حواہ کے مستحق ہوں جو خارجی میں بھی اور وجود ذہنی میں بھی احوال موجودات میں بھی
 ممکنات بھی ہیں اور پھر بھی اس اصطلاح سے کسی کو خوش میں ہو، اہلین جیسے اس عبادت میں
 بعد کیلئے انہی کا حکم کر دیا تاثر علی الاصطلاح الخاص سی طرح طریقی کہتے ہوئے کا حکم کر دیا ہے
 علی الاصطلاح الخاص اور اسی اصطلاح کو مارت و فی صلتہ ہذا من شعاعہ میں استعمال کر دیا ہے
 رسلہ و جہدہم سرخی زمین ہوا حسن خرقان و بعد از وفات با نیرہ ہر

روح محفوظ است ادا پیشوا	زیچہ محفوظ سے محفوظ از غلط
کے بزم سے نہ ملست و نہ خواب	روح حق و انتر علم بالاصواب
لہرے، دوش کا مدور بیان	روحی دس گویند لہر صوفیاں
روحی دل گئے شکر نظر کا، دست	چوں خطبات چو لاکاہ اوست

نامہ بہت اہم رسالت، بیان مثنوی کامل یعنی ہر جہدہ کے کشف و انکشاف کو ہی کہا اور روحی دل
 کو نیر میں کہ اصطلاح ہوا تاہم فرمایا اور دوش ہمارے مفسر یا تبارہن العباد میں جو اصطلاح
 کی طرف اشارہ فرمایا مگر کائنات میں سے پکار اور خطاب کا ابہام سے پرہیز و مہذبیت میں اعلیٰ تحقیق
 اور صحت کے خیر گندہ گل رسلہ و جہدہم سرخی خطاب یا سفر و دنیا

نفس اگر جہدہ یک ستارہ داں	قبلاش بنیاست احد مرہ داں
تکلیفی حق ویر مرہ رسید	سند، خاک مرہ زخمہ پیر
تا نیابہ روحی زوفاہ مباسط	تو بدیاں ٹھکانہ طلال تھاشش

(۱) ایلیت شمسہ، بیان مترسکہ بلکہ ابتدائی سوک کے انشراح من الموت انفسانی تو، شمار

تکرر ہی اس پر مانتا ہے احوال و درباب کو ہی دیا و متاخرہ دل شہ کی شکر نگاہ
 النبی (ج)

و بخشش زہرے مع ستارہ
 تا نیابہ امر و اسام الہ
 انکار حق یا بد و دومی و خطاب
 ہر جہدہ فرمایا بود عین صوب

(البعثین) یہاں الہام شہریات مکتوبہ کو روحی فرمایا جو دونوں سے امامت ایمان سے
 سے جہاد کا ہے، فقہ میں ذکر ہے اور اس مقام پر حضرت وحشی نے ایک محفوظہ میں اسے
 سے کہہ دیا کہ کالہا ہو، جہاں اصطلاحی و رقم ما عند کاست ملک کا ہے قلب یا شاہ ہے تحقیق
 مذکور تھا اس کا قرب نہ کی، علم ان المصلحیاتی انشی زلوسی لہ فی الہام مہینہ کی کا مضر
 اور ہوتا ہے خلقی عن اللہ میں ہوتا اور قلب مراد یہاں بھی مراد ہوتی ہے لغت و فی
 میں بھی مطلق باہر ہے فلا یعارض و لغوی استدلال و اس قولہ نامہ دہاں اولی
 اخیرہ میں جو خط لکھا ہے کہ ہر جہدہ کو بھی نہیں عبادت ناہیہ العلم و روشی کہہ
 فی جہاد الاقرب کے ساتھ اور قطع نظر اس سے کہ تقدیم سابقہ کا ہے کہ دل حب و ا
 فی صمد القصدہ ہر شاہ کے دروازے میں ازیں، فلا اشکال فی التعمیم یا جہدہ جو اہم
 واقعہ فی اوہم (۴) اس اقرب میں جو عمارات مطبوعہ کو طوقا وسیع کرتی ہیں
 علاوہ اس سے قبل کے اقرب میں میں مسئلہ کی تحقیق ہے وہ بھی ہوتا اس شعبہ کو مدد رہا
 کیونکہ اگر نبوت ہولی کیلئے ثابت ہوئی تو اس عبادت کے کوئی معنی نہ ہوتے کہ کلام فی رہا یعنی
 مع و لاہیانی رسالت و نبوت و مع و لاہیانی و مع و لاہیانی کے اس مقام میں گندہ گل سے کہہ کر پیر ولی و تو
 تحقیق ہی ہوتا تو نبی جو اس سے ترقی کو کے گناہوں کو جس عبارت سے یہ شعبہ، علی ہوا ہی
 اگر غور کیا جائے وہ خود مطبوعہ کو ہی نہیں ہوتے دینی کیونکہ انہیں الہیہ ہے کہ جو میر
 نہیں و ولایت ہے بلکہ انہاں ہر جہدہ یعنی لاخبر سے مفسر کی اس جہاد کے مقابل نبوت و رسالت و
 مفسر کی ہے اور شرعی قید سے شبہ دیکھا جائے کہ تحقیق ہر جہدہ کہ ہر جہدہ حقیقتاً
 مفسر کی ہے اور ہر جہدہ ہوتی ہے ہر جہدہ ہوتی ہے ایک ہی ہے و خدا انہی کے ہر جہدہ
 اولیٰ و لاہیانی، اصطلاح اللہ جہاد کا مدد الہ متاخرہ ہر جہدہ کے سہی خطاب میں

ہر کے معاملہ میں فیصلہ کرتے ہوئے باوجود تاخیر کے باوجود اس کے پاس میں اپنے خواہ و نہات میں صریح ہے
 تو غلبہ یہاں بعضوں کے پاس رہا کہ علم تھا یہ فصل کے پاس تھا۔ سوال یہ تھیں یہ ضرورت میں
 کہ اسکو ہر چیز میں ہر چیز میں قدم ہی ہو کر اسے اسکی حقیقت شناس عربوں کی نظر تو ہم پر ہوتی
 کے مراتب میں قدم دو قدم قدم کی طرف ہوتی ہے کسی مقام پر ان کا غلبہ کیا یا تو اس
 انوں سوال کے جواب کو ان سے کچھ بھی نہیں کہیں کہ وہ علوم ہی تصور نہیں اس علم کے
 اختیار تک پہنچنے میں ثابت ہو گیا اس علم پر تصور ہو گئے اگرچہ وہ علم ہر بات کو کافی خاص رہتا ہی
 ہو گا یہ موقوف رہتا ہے اس کا اعتبار سے اگر وہ غیر تصور ہے تو ہمیں بھی قدم اس کی فصلیت نہیں
 پس ہم نے جو ذکر کیا ہے اسکو خوب تحقیق سے سمجھو اور ترجمہ ختم ہوا۔ اس قول سے شیخ یا حراش کی کیا
 ہے کہ حضرات جیسا کہ علم کو ایک ہی سے جسکو خاتم الاولیا سے مقبلیا ہے بعض علوم
 میں مقبلیں مستفاد تھیں۔

تمتہ الاعتراض ہمیں شارحین نے شیخ کے اس مسئلہ میں کلاموں کے قریب سے
 کہا ہے کہ وہ شیخ کی خاتم الاولیا سے اپنی ذات ہے اس لئے کہ وہ خاتم الاولیا سے قریب ہے۔ شیخ نے
 اس تقریر کے مسئلہ میں خاتم الاولیا کے لئے ایک خاص قسم کا جواب دیا کہنا لازم بتلایا ہے اور
 بقول مولانا جامی وہابی آفتدی فتوحات کے کسی مقام پر اس کو بکا لکھا اور شیخ نے عرض کیا
 یہی تمہیر و تفسیر کا ہے لکن فی المل لا قوم تو اس سے فہم ہوا کہ اپنے لئے خاتم الاولیا کو دینا
 دعویٰ کیا ہے تو اس سے معترض کا اور بھی غصہ پڑ گیا کہ اپنے کو حضرت امیر اہل علم اسلام کے ہر
 علم میں واسطہ اور نبیاء و ان علوم میں اپنا محتاج سمجھتے ہیں تو خداوند متعال -

سید یہ استفادہ جزو عیث ہے عالم الواقع میں ہے اس سے کہ یہ خاتم الاولیا عالم
 اجسام میں بل کاہم نہیں اور شافعی سے استفادہ کیسے ہو سکتا ہے اس کا حال عالم الواقع میں
 ہو گا (انھیں لا قوم صحت)

الاقترب (۱۹)

قال الشيخ في جواب الباب الاحد والعشرون (ترجمہ) شیخ نے باب چار سو گیارہ سے

دار و عبادت میں اس کا حال اس کے بعض علم پر
 فی الدنیاء والاخرۃ الامور من باطنہ میں
 صلی اللہ علیہ وسلم سوائے الاتبیہ والعدو
 المقدمون من منعتہ والتمت غروہ و تہو
 قیامہ صلی اللہ علیہ وسلم باہم ای فی
 علم الاولین والاخرین و من لا یخون
 بلائک و قد اقم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 الحکمۃ فی العلم والادب و تہو من کل علم
 اسقول و معقول و منہو و منہو
 الی قولہ و هذا امر منہو علیہ فاحفظ
 بہ ولا تغل بحربہ و ساعناقول قد یحفظ
 اللہ تعالیٰ عبدہ من اوجہ بالخاص الی
 بین مکمل شائق و بین درہم و حل
 من غیر و اسفند شائق صلی اللہ علیہ وسلم
 فاشدو من العلوم بذلہ قصہ و انھو علیہ
 السلام مع من سالی الدی ہر ہر ہر زمانہ
 لان انقول ما جزل علیہ شان لا تقدم طلقا
 و انما اخرنا علیہ ان لا یكون منہ علم و لای
 الامن باطنیہ و تہو صلی اللہ علیہ وسلم
 شریعت مد مک ام لہ شریعت و منہو خاص
 و تہو ج صلی

حضر علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ذکر کیا ہے تاہم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شناس
 بات کو نہ دیکھیں کیا کہ انکو مدقق علم نہیں ہو سکتا ہم نے تو حضرت اس بات کو مدعی و دیا ہے کہ انکو

قربان الساج والاربعين من العشرة
 ما عدا فید جاعلهم الا حکن ان
 آدم انفس من املك نكوب اس آدم به
 الترقى في العلم والملك لا ترقى له في قوله
 لكون المملوكة لم يكن لها ترقى في العلم
 وحزمت لم يرد هو ما قبلت التزويج من
 آدم حين عهدا الاسماء كما عاده زادهم
 عند الهملا لاسماء مكران عدهم مجبور
 وقادس (بجستاس وندرج رست)
 وقال انك كنت اذهب الى تعميل المسد
 الاعلى من المملوكة من خواص المملوكة لا ترقى
 من عند حفيد ولما عطاو الداس على
 ذلك في واقعة وقدر على ذلك قبل
 هذه الواقعة لا اذهب في هذه المسئلة
 في مذهب جملة واحدا كبرت عواضا

بلند آپ نے مایا کو معلوم نہیں کیا تھا
 کہ جو شخص مملو ہے وہ ترقی نہ کر سکتا ہے
 میں اس کے سوا یا دوتا ہوں اور جو شخص مملو
 نہیں ہے وہ ترقی کر سکتا ہے اس لیے کہ وہ ترقی
 کر کے ایک شخص سے بہتر ہوتا ہے میرے نزدیک
 ہے میری سی کا سنتا نہیں، یا گیا احقر
 صلی اللہ علیہ وسلم نے رتلو دیا و ربست سے
 معہا بیٹے ہو سکے رات میں من تعالی کا کر
 کیا ہوا ہے کہ میں ان کے دریا ہو جو ہوتا
 ہوں تو اس وقت من تعالیٰ میں مجھ میں ان
 فائز کو یاد دہا دیا محمد بن واکرین کرم
 سے چھوڑا تو لازم آگیا کہ غلگہ مجھے منی
 ہو گئی شیخ کتب میں من سے خوش ہوا
 (معلم ہر اک شہادہ قال میں کسکے انسان
 سے فضل ہیں و خوش ہوں ہوئے) اور
 سہ سبب تیس باس میں خواجہ بہت بخدا
 نور کے نہیں ایک ہا امت نے غلگی کی ہے ان کا وہ
 کہ آدمی کو تو علم میں ترقی ہوتی ہے۔ فرست کو رقی میں ہوتی بیاننگ پھون جلا گیا ہے کہ اگر
 غلگہ کو علم میں ترقی نہ ہوتی، خداوند فی اعلم سے خود مدہ بنے تو اس نیاوت لی اعلم کو آدم علیہ السلام
 سے قبول کرے جبکہ آدم علیہ السلام نے ان کو اس میں تعمیر دی ہو کہ آدم علیہ السلام نے ان کو
 کا یہ علم ان کے ذریعہ ان کو مال نہا جبہ بنوں سے ہی تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کی اور شیخ نے
 کہا ہے کہ میں ملا علی کو خواص بشر پر فضیلت دینے کا سبب لکھتا ہوں مکمل وہ یہ ہے کہ اس
 صلیت علیہ السلام نے علم اس پر ایک واقعت میں جو مملو پیش آیا ایک بل عطا فرمائی ہے اس میں

واقعت میں اس سلسلہ میں علی اللہ کسی یک نہ ہی طرف جاتا تھا صرف یہ ہی واقعہ
 یہ بھی مولا جاسی ستغریب کا نقل کیا گیا ہے کہ ان کے شیخ پر اعتراض کیا گیا ہے کہ شیخ
 نے معتزہ کا رد یہ اختیار کیا ہے کہ معتزہ کو نہ جانی کو کسی خواص پر سے فضل بخاتیں۔

الاقترب (۲۱)

قال فی من آدم ولین المملوکة جمعیة
 آدم ولا وقط مع او حواء لا هیة لی
 قوسا فلو عفر اغوسهم اما وار و عملو السعلی
 الی المل الا قوم وقال انی فی الی العوالی
 الساع ولستون ولتہم ما من یقول انک
 ان خواص آتہ اشرف من غوہم کوں لکن
 تعالیٰ من حین خلق آدم فارقی فی المنام
 قضاہ اعلیٰ صورۃ بشر فاولیٰ استعداد
 وکان من خلق آدم فخر لانی فی اللہم
 لی دال صول فی العوام (بجست تاس
 و تشوہ ج ۲ ص ۱۱)

ترجمہ (۲۱) شیخ نے فضل آدم میں کہا کہ
 کہ مملو میں آدم کی سی رہا میرات ہے اور
 وہ ان اسرار الیہ پر واقف ہو یہ صورت
 پر کیا ہے مگر ان کو اپنے نفس کی سیرت
 ہوتی تو وہ استغقت ہو جاتے اور اسکو
 جاتے تو آدم بھی رست سے مملو طرست
 اور شیخ نے باہرین ہر سر سند کے ہوا
 میں دیا ہے کہ اشارہ کر اس قول کی نحو
 بہت اپنے غیر سے خواہ وہ غیر مملو ہیں
 اصل میں سے و اگر تعالیٰ نے سبب سے آدم
 علیہ السلام کو بہت اعلیٰ اس میں کسی صورت
 کے سوا کی صورت میں غرض اس سے ہم اس صورت سے شرف اور تقاضا کے وہ فرما
 آدم سے پہلے نہا ہیں مجھے اس کے سے ہر صورت میں جو علم میں ہو بہت تعلی دینے سے
 فتات قال میں شیخ ہے کہ شیخ خواص بشر کو تمام حقوق پر غلگہ پر فضیلت دیتے ہیں
 اب اقوال بلالی تحقیق کی ضرورت ہوتی ہو میں خواجہ اب مقرر ہیں

پسلا جواب

خدا سید علی اللہ اعزہ عنہم انقد
 اگر تمہیں شیخ عبدالمجید نے

ہیں خواص البشر والملائكة لان من شرط
التفاضل ان يكون بين جسس واحد
والبشر والملائكة جسس فلان لا مثلاً
الحمار اعص من العرس طائفاً هذا
الحمار المعروف من حدائق الحمار الالوان
يقال ان التفاضل حقيقة انما هو في
اعفان التي في الارواح وارواح البشر
مختلفة فسلطه اذا حرك من الارواح
فالكل من الجبر والنجس من اكل رخصت
ثامن وثلاثون ج ۲ ص ۱۲۸

حاضر بشروستہ میں انکوف کی کوئی وجہ
نہیں ہوتی کیونکہ تعارض کی شرط یہ ہے
کہ جو جس دو صر کے ذریعہ ہوتا ہے دشر
اور فرشتہ دو جس ہیں سو اس بنائے
پس نہ ہو یا یہ کہ یہ کافر جس سے جس
عرف یہ کہ جا سکتا ہے کہ یہ حار و سرد
سے جس جہاں گریوں کہ جود تو علاج
کہ تعارض حقیقت میں کہ قانون میں نہ ہو
جوراح میں اور ازلی بشر کی سعی ممکنہ ہی
میں سو اس حالت میں فرشتہ متساوی کا
ہو جس مل جس جزو سے ہوا و جزو جس مل سے ہوا تو دونوں ایک ہی جس سے ہو گئے ہوں
میں تعارض کا سوال ہو سکتا ہے **ف** | ان عبارت کی دلیلت مطلوبہ پر تمام ہے کہ
شیخ جس تنکلات ہی کو فیروز بتا رہے ہیں تو بھی اس اختلاف میں ایک شق کے قابل ہو گیا
ن سے سب احتمال ہے **ف** (۳) امام شافعی نے شیخ کے قول کو نقل کر کے اس پر
سے ایک شبہ کیا ہے۔

فانما مل هذا وما قبله من كلامه ويحذر
واشكوا قبله الى ما سبق من كلامه
قريباً ونفسه قال (الشيء) والذي يقول
بحسن بيان معنى التفاضل للمعلقين
قريباً ونفسه بعض النسخين على بعض
اعطيا هذا الله نعمه والى عباد الله
منهم نعت من فضل ولكن من مراتب
الشرف وخصائص تاهر ج ۲ ص ۱۲۸

ترجمہ میں اس پر اس کے قبل جو شیخ
کا کلام ہے اس میں ورزہ جاتے ہیں نتیجہ کرنا
چاہتے ہیں اور اسے ظاہر سے مراد ان کا
ظاہر ہے کہ قریب ہی اور نزدیک ہو چکا ہے اور
محلی یہ جملہ سے کہ شیخ نے تعارض اپنے
عبارت اسلام کے باب میں) مانت کہ جہاں
بات سے قایل ہیں وہ سب کو نافذ مثل
من تعالیٰ کے ارشاد فضلتنا بعض الناس

علیٰ ہیں سے تمس بروتا ہے انکے جس میں کہ ہم نے ایک اور جزو طائی ہے جو
عالم میں کی اور دوسرا جزو طائی ہے جو اس میں نہیں (جسے وصف میں)
محسوس ہی قس لیکن (مطلقاً جس جگہ صرف) مراتب شرف میں سے حاصل شدہ کا ہر ایک
شیخ کے اوپر ان کلام میں تعارض ہے کلام لائق میں تو تعارض ان میں واحد کے ساتھ مقیہ
کہا ہے اور اس کا مقتضایہ ہے کہ ملک درستی میں تعارض کا سول ہے جس سے اور کلام سابق میں
جو تعارض تعارض کی ہے وہ عام ہے جس واسطے جو محققین کو کیونکہ ایک وہ جزو طائی کہ جو
دوسرے کو طائیس کی یہ دوسرے میں بھی صادق ہے اور اس مقتضایہ ہے کہ ملک درستی میں
تعارض کا سوال ہو سکے تو یہ تعارض ہو۔ قراء میں کرتا ہے کہ جس سے کہ یہ تعارض جس سے
ساتھ شدہ ہے اور چونکہ ظاہر تعارض ان میں ہے جو کہ جس واسطے اس قریب کی وجہ سے دینی
نظور میں ذکر نہ کرنا ہی نہ عدم سوال تعارض ملک و شرف میں ہے حال پر ہوا اور جس سے کہ شیخ
کو خود جس میں تردد ہو کہ تعارض کی تعریف حاس ہے یا نہ ہے اس صورت میں تو تعارض میں اور قری
جو ہے کہ وہ توقف اور سکوت میں شیخ پر کوئی عذر اس میں نہ ہو سکے گا۔ یہ ہیں اجواب انکے

الاختلاف مع الاقترب ۲۲

قال اسعلى في دار قس من اسعلى
مختصة من ملائكة العبد من عباد الله
تكون العبد لقوله في الحديث لا يشبه
ان شرف العبد من عباد الله ولا جلا
الذين اتاهو (ما عدا ما عظم لونه من عباد
مثل ما يقول ثم صواب على قدر من عباد
على صفة صفة الله عليه عباد الله
اسعلى من اسعلى في دار قس من اسعلى

ترجمہ میں اس شرفانی شرف نور و
جو کہ ہے اس کے سوا کہ وہ عباد
(محلی) عباد صواب علی اللہ علیہ وسلم کے لئے
اور ان کے بعد انکی حقیقت ہے کیا آپ کے
ساتھ تحقیق ہے کہ وہ جس کے لئے نہیں جاسکتا
یہ بھی ممکن ہے کہ کسی دوسرے کو عباد کے کوئی
صواب علی اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں
فرمایا ہے کہ وہ تمام بندگان خدا میں سے صرف

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible]

مخول سے پہر سب سائے نساوا ان
چروں میں سے کچھ بھی نہ تھے بلکہ یہاں
دنیاں باقیوں کو جس میں دیکھتے تھے وہاں
یہی حالت تھی مگر اور بعض اُن میں اٹ
پناؤ تھا۔ اُن کے اپنے لوگوں سے رشتہ تھے اور ستر
اکالیفہ اور غریب اِمران قسم کی
چیز سائیں دیکھیں گے جس میں شرمی لکنا
ہو سکتا ہے۔ اُن کے ہر کا دہ ہر ہر ہر ہر
جس سے شمع سے نفس نکلتا ہے کہ وہ اس سے
قائم تھا کابل والا پر خول سے نکلتا
حاصل کر لیتا ہے کہ اگر وہ اس سے نکلتا
سے یہاں تو اس سے نکلتے سے وہ نکلتے پناؤ
اور اگر اس قسم کی کہ ان سے ان کی ہی کتاب
میں پانی سے دے کر وہ ان پر پھولی گئی ہے
کیونکہ میں سناتا کہ یہ ہی کتاب فتومات
لکھنے پر نظر ڈالی ہے میں نے اسکو عذرا ل
نارنگے مضمون سے بھر ادا دیکھا اور یہ کتاب
ان کی وجہ سے تیار ہوئی ہے عظیم ہی مبارک لطف
میں آفری بھی ہے امام عرب نے اپنے نام
پر ایضاً عذرا ل نارنگے متعلق لکھا ہے امام
نفس کر کے یہ فرمایا ہے کہ میں کت موں۔ وہ
وہ شخص کا یہاں وہ فتنہ ہی ہے جس سے شمع
پر شمع لکھا ہے کہ وہ سنہ قاتل میں کمال

حقیقت کہ بعد از حادثہ انوار میں
 در باب ذیابہ و غیرہ امور مذکورہ بہت
 قریب و شامانہ ان احوال و احوال
 بھی مذکور ہو چکا ہے لیکن درجہ اول
 و ثانی و ثالث و غیرہ میں دل چاہے
 کہ وہ سب احوال و امور مذکورہ بہت
 خوبصورت و بھرپور نظر آئے ہوں
 ہوں۔ گنبد بلیقہ و زعفران و شہ
 انہی صحبت و محبت میں۔

سے شہنشاہی و شہنشاہی سے ان سے درجہ
 کا ایک کتب خانہ جو سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے انہی کتب خانہ کے طور پر
 میں نے اس میں ایک کتب خانہ دیکھا ہے
 شہنشاہی میں ہر کتب خانہ شہنشاہی و شہنشاہی
 میں شہنشاہی سے شہنشاہی سے ان سے
 ہر کتب خانہ شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 لیکن شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی
 یہ کہ ان میں شہنشاہی سے شہنشاہی سے

۱۰۰۰ ہجری میں اس کا قیام یہ شہنشاہی سے
 کر کے ان میں شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے

۱۰۰۰ ہجری میں اس کا قیام یہ شہنشاہی سے
 کر کے ان میں شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے

۱۰۰۰ ہجری میں اس کا قیام یہ شہنشاہی سے
 کر کے ان میں شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے

۱۰۰۰ ہجری میں اس کا قیام یہ شہنشاہی سے
 کر کے ان میں شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے

و قریب میں اس کا قیام یہ شہنشاہی سے
 کر کے ان میں شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے

۱۰۰۰ ہجری میں اس کا قیام یہ شہنشاہی سے
 کر کے ان میں شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے

۱۰۰۰ ہجری میں اس کا قیام یہ شہنشاہی سے
 کر کے ان میں شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے
 شہنشاہی سے شہنشاہی سے شہنشاہی سے

وصفات و افعال بر مبنای خود را بر این صفات و افعال جمیع او توهم کند علماء را ظواهر ممکن را
وجود ثابت کرده اند و وجود واجب تعالی و وجود ممکن را از افراط مطلق و وجود و اشیاء غایت ما
فی الباب بنابر قضیه تشکیک وجود واجب را تعالی اولی و اقدم گفته اند این سخن موجب
تضرر یک ممکن است بواجب تعالی در کمالات و فضائل که از وجود ناشی گشته اند تعالی
اعلم عن ذلك علو کتب را در حدیث قدسی آمده الکبریا و ردائی و العظمة اندازی اگر
علماء را ظواهر این دقیقه آگاه گشته بود هرگز ممکن را وجود ثابت نمی کردند و نیز و کمال که مخصوص
بآن حضرت است جل و علی با اعتبار اختصاص وجود ممکن را اثبات نمی نمودند و نه از حق اخذ
ان سینا و اخطا تا اکثر صوفیه علی الخصوص متاخران ایشان ممکن را بر این واجب تعالی
راست اند صفات و افعال آن را بر این صفات و افعال او تعالی انکاش میگویند
هـ همسایه و هم نشین و همه هم دوست و در حق گدا و اطلس همه دوست
و باطن فرق و نهان خانه جمع باشد همه دوست ثم باشد همه دوست
این نزد گویان هر چند از تشعیر یکدیگر منزه نموده اند و از اثبتیت گرفته اند اما غیر وجود را
وجود یافته اند و نقائص را کمالات گفته می گویند و هیچ چیز مشا رت و نقص خدائی نیست
اگر هست نسبی و اضافی است قسم قابل نسبت با نفس شرارت دارد که منزل حیات است
و نسبت بر خوانسته که در آن سم مخلوق است آب حیات است و تریاق نافع مقتدرای ایشان
درین امر کشف و شهود است بر قدر که ظاهر ساخته اند و یافته اند الله صمد را حقائق الاشیاء
کهما می درین باب آنچه بر فقیر ظاهر ساخته اند تفصیل و امی نماید اول در پیش شیخ محی الدین ابن عربی
که امام و مقلد است متاخران صوفیه است درین مسئله بیان میکنند بعد از آن آنچه مکتوف گفته
است در تحریری آرد تا فرق در میان بود و همب هر وجه اتم حاصل گردد و از وقت یکدیگر خلط
نشود شیخ محی الدین عربی و تابعان او می فرمایند که اسما و صفات واجب جل و علی عین ذات
واجب اند تعالی و تقدس و همچنین عین یک دیگر اند مثلا علم قدرت چنانچه عین ذات است از آنجا
عین یک دیگرند نیز پس در آن سخن به پیچ هم در تم تعدد و تکرار نباشد و نماید و بتاین زیاده
غایت مافی الباب آن اسما و صفات و شئون و اعتبارات و حضرت عالم نماید و بتاین

پیدا کرده اند اجمالا و تفصیلا اگر تیز اجمالی است معبر تعیین اول است و اگر تفصیلی است
سعی بر تعیین ثانی تعیین اول را وحدت می نامند و آنرا حقیقت محمدی می دانند و تعیین ثانی
و احدیت می گویند و حقائق سایر ممکنات می انگارند باین حقائق ممکنات را اعیان ثابته
می دانند این دو تعیین علی که وحدت و احدیت اند و مرتبه واجب اثبات می نمایند می گویند
این اعیان بوسیله از وجود خارجی نیافته اند و در خارج غلبه از احدیت بخود پیچیده و بسته نیست
و این کثرت که در خارج می نماید عکس آن اعیان ثابته است که در مراتب ظاهر وجود که جز
و در خارج موجود نیست منکس گشته است وجود تخیلی پیدا کرده و در رنگ آفت و مرآت
صورت شخص منکس گردد و در تخیلی در مرآت پیدا کنند این عکس را وجودی جز و تخیلی
ثابت نیست و در مرآت روحی حلول کرده است و در روست آن مرآت چیزیست
منقش نه گشته اگر انقش است و تخیل است که در روی مرآت متوهم شدن این تخیل
و متوهم چون منع خداوندی است جل سلطان که اتقان تمام دارد و بر خلق و هم تخیل متفق
نگردد و ثواب و عذاب ابدی بر آن مرتب با عذاب کبریه که در خارج نمودن پیدا کرده
است بیه قسم منقسم است قسم اول تعیین روحی است و قسم دوم تعیین مثالی و قسم سوم
تعیین جسمی که به شهادت تعلق دارد و این سه تعیین را تعیینات خارجیه میگویند و در مرتبه
انکان اثبات می نمایند تشریفات خمس عبارت از این تعیینات پنجگانه است و این تشریفات
خمس را حضرت خمس نیز گویند چون علم خارج غیر از ذات واجب تعالی و غیر از اسما
و صفات واجب جل سلطانها که عین ذات اند تعالی و تقدس نزد ایشان ثابت نشده
است و بصورت علیه بر این صورت دانسته اند شیخ و مثال آن و همچنین صورت
منکس اعیان ثابته را که در مراتب ظاهر وجود بسته پیدا کرده است عین آن اعیان را تقدس
کرده اند و شبیه آن ناچار حکم با اتحاد نموده اند و جداست گفته این است بیان مذرب شیخ
محی الدین ابن عربی در مسئله وحدت الوجود و در وجه اجمال همین علوم اند و اشال این علوم که شیخ
آنها را محصور در پنج احوالات می داند و می گوید که خاتم النبوت این علوم را از خاتم اولیات
اخذ می نماید و مشروح فصوص در توجیه آن تکلفات می نماید با جمله پیش از شیخ هیچ یک از این

طائفه باین علوم و اسرار بیان نموده است و این حدیث را برین پنج بیان نه نموده
هر چند سخنان توحید و اتحاد و غلبات سکران ایشان بطور آمده اند و اما الحق و سبحانی گفته اند
اما وجه اتحاد را معلوم نه ساخته اند و مشار توحید را در دنیا گفته پس شیخ برهان متقدمان اعلیٰ الله
آمده و محبت متاخرین ایدان گفته مع ذلک و قائل کثیر درین مسئله تحقیق مانده است و
اسرار غامضه درین باب بر منصفه ظهور نیافته که فقیر با آنها را آن توفیق یافته است و تحریر
مبشر گفته و الله یقول الحق و هو یدعی السبیل مخدوم صفات ثانیه واجب الوجود
تعالی و تقدس که نزد اهل حق مشکوک است تعالی سبیم و غلبه موجودات تا پار و در خارج از ذات
تعالی و تقدس متمیز باشد تیره که از قسم بی چونی و بی چوکی بیرون است این صفات
از یک دیگر متمیز به متمیز بیچونی بلکه تیره که بی چول و در مرتبه حضرت ذات تعالی و تقدس نیز
ثابت است لکن الواسع بالوسع المجهول کیفیته و تیره که فراخ و فرم و ادراک پائنه
از انتخاب قدس منسوب است چه بعضی و تیزی در آن متصور نیست تحلیل و ترکیب را در آن حضرت
جل سلطانه باری و علویت و محلیت را گنجایش نه بالجله آنچه از صفات و اعراض ممکن است
از انتخاب قدس منسوب است لیس حتمی لا فی الذات و لا فی الصفات و لا
فی الافعال با وجود این تیره بی چونی و وسعت بی کیفی اسما و صفات واجب جل سلطانه
در خانه علم نیز تفصیل و تمیز پیدا کرده اند و منعکس گفته و هر اسم و صفت متمیز را مقابل است
در مرتبه عدم نقیضه است در آن موطن مثلاً صفت علم را در مرتبه عدم مقابل است و نقیضه
که عدم علم باشد که مغیر جل است و صفت قدرت را مقابل است که عدم قدرت باشد
و آن عداوت متقابل نیز در علم واجب جل باشد تفصیل و تمیز پیدا کرده اند و هر اسم و صفت
متقابل خود گفته و محالی ظهور عکس آنها شده و زود فقیر آن عداوت بآن عکس اسما و صفات
حقایق ممکنات اند غایت مافی الباب آن عداوت در رنگ محول و مواد آن ماهیات اند
آن عکس بچون صور حاله در آن مواد پس حقایق ممکنات نزد شیخ حمی الدین همان اسما و
صفات متمیزه اند در مرتبه علم و زود فقیر حقایق ممکنات عداوت اند که نقائص اسما و صفات
اند با عکس اسما و صفات که در مرتبه بیایه آن عداوت و رفاه علم ظاهر گشته و با یک دیگر

متمیز شده و قله مختار جل سلطانه برگاه خواست که ماسیه را از آن ماهیات متمیز و جدا
علی که بر تو است از حضرت وجود برین نصف گردانیده موجود خارجی ساخته با جمله بر تو است از
حضرت وجود برین ماهیت متمیزه انداخته مبداء آثار خارجیه گردانیده و وجود ممکن در علم دور
خارج در رنگ سائر صفات او بر تو است است از حضرت وجود و از کمالات تابعه او شفا علم ممکن
بر تو است است از علم واجب تعالی و تقدس و علی است از آن که در مقابل عمو و منعکس گشته است
و قدرت ممکن نیز علی است که در عکس که مقابل او است منعکس شده و چنانچه وجود ممکن علی است
از حضرت وجود که در مراتب عدم که مقابل او است منعکس گشته است

و دادی همه چیز من چیز هست
لیکن نزد فقیر غل غل شی عین شی نیست بلکه شش است و مثال آن شی و غل یک بر دیگر متمیز
است پس نزد فقیر ممکن عین واجب ثابت نبوده و حقیقت ممکن عدم است و عکس که از اسما
و صفات و آن منعکس گشته است شی و مثال آن اسما و صفات است زمین آسمان
همه او است درست نباشد بلکه همه از او است چه آنچه ذاتی ممکن است عدم است که شرات
و نقص و محبت را فشاء است و هر چه از جنس کمالات در ممکن پیدا است از وجود و توابع
آن همه متفاو از آن حضرت است جل سلطانه او بر تو است از کمالات ذاتیه و سبحانه
پس ناچار از تعالی نور آسمانها و زمین باشد و ماورائے او سبحانه و عظمت بود و کثرت و اعداد
فوق جمیع الظلمات تخصیص این بحث که شش یکی در کتابی که بنام فرزند من اعظم مرحوم و بیان
حقیقت وجود و تحقیق ماهیات ممکنات نوشته است طلب فرمایند پس عالم با سراسر
نزد شیخ حمی الدین عبارت از اسما و صفات است که در خانه علم تمیز پیدا کرده در مرتبه
ظاهر وجود و در خارج نمودن قابل کرده است و زود فقیر عالم عبارت از عداوت است که اسما
و صفات واجب جل سلطانه و رفاه علم و ناچار منعکس گشته اند و در خارج با ایجاد حق سبحان
آن عداوت بآن عکس بوجوه علی موجود شده پس در عالم خست ذاتی پیدا شده و شرات
جلی ظاهر گشته و غیر و کمال همه مانند کجای قدس او شده جل و علی کریمه ما احصایه
من حسنۃ فمن الله و ما احصایه من سیئۃ فمن نفسه مؤیدین معرفت آن

دانش سببها المعلوم پس این تحقیق معلوم گشت که عالم در خارج موجود است بوجه دخلی
چنانچه حق سبحانه تعالی در خارج موجود است بوجه دخلی بل بذاته غایت مافی الباب
این خارج نیز ظل جهان خارج است در رنگ وجود صفات پس عالم را عین حق جل و
علی سلطان نمی توان گفت و عمل یک بر دیگرست جائز نباشد ظل شخص را عین شخص
نمی توان گفت لاجرم التفایه بین مافی التامع لان الاثنين متضاران و اگر کسی ظل شخص
را عین شخص گوید بر سبیل تسلیم و تجوز خواهد بود که خارج از بحث است اگر گویند که
شیخ محمد الدین و تابعان او نیز عالم را ظل حق می دانند تعالی پس فرق چه بود گوئیم که مثل
وجود آن ظل را جز در وجهی نمی انگارند در وجهی از وجود خارجی در حق آن تجویز نمی نمایند
بالجمله کثرت موهوم را بظل و حدت موجوده تا دلیل می نایند در خارج موجود و ادعای
دانش تعالی شتان ما بینهما پس منشا عمل ظل بر اصل و عدم آن عمل ثبات و وجود خارجی
گشت مطلق را و عدم اثبات آن وجود و اثبات آن در حق ظل وجود را و وجود خارجی را
نمی نایست ناچار بر اصل محمول می سازند و این تغییر چون ظل را در خارج موجود می دانند
بکمال مبادرت نمی نماید در نفی وجود اصلی از ظل فقیر و ایشانان مشربک اند و در اثبات
وجود ظل نیز متفق لیکن این تغییر و وجودی را در خارج اثبات می نماید و ایشانان وجود
ظل را در وجهی و تحسین می انگارند و در خارج جواز حدیث نموده را موجود نمی دانند در
صفات ثنائیه را که با راسه اهل سنت و جماعت رضی الله تعالی عنهم وجود اینها
در خارج ثابت شده است نیز در علم اثبات می کنند علماء و طوایف ایشانان رضی الله
تعالی عنهم در طرف اقتضا را اختیار فرموده اند و حق متوسط نصیب این فقیر
بوده که با آن موقوفی گشته اگر ایشانان نیز این خارج را ظل آن خارج می دانند
وجود خارجی عالم انکار نمی نمودند و در وجهی و تحسین اقتضای فرمودند و انکار از وجود خارجی
از صفات واجب الوجود نیز نمی کردند و اگر علماء نیز آگاه می گشتند هرگز ممکن را وجود
اصلی اثبات نمی کردند و بوجهی ظلی التفایه می نمودند و آنچه فقیر در بعضی مکتوب نوشته
است که الطلاق وجود بر ممکن بطریق حقیقت است نه بطریق مجاز منافی این تحقیق

نیست زیرا که ممکن در خارج بوجهی بطریق حقیقت موجود است نه بر سبیل و عدم
تحسین که از عموما -

(سوال)

صاحب فتوحات مکیه اعیان ثابته ثانیه را بر نوح گفت است بین الوجود و العدم
پس عدم بطور اذیت داخل حقائق ممکنات گشت پس فرق در میان این تحقیق
و آن قول چه بود -

(جواب)

بر نوح باین اعتبار گفته است که صور علمیه را دور و دوری است روی است که وجود
دارد و بواسطه ثبوت علم و دوری است که بعدم دارد و بواسطه خارجی لان الاشیان ما
ثبوت و انقضاء من الوجود الخارجي عنده و عدمی که درین تحقیق اندلج یافته
است حقیقت دیگر دارد و همچنین آنچه در عبارات بعضی اعرفه که اطلاق عدم در ممکن نیست
است مراد از آن معدوم خارجی است نه عدمی که بالا تحقیق یافته و تعالی اذان اعمار
و صفات که در علم تفصیل و تجزیه یافته اند و در این عداوت منکسر گشته حقائق ممکنات
شده اند و از دور است پس بعالم او را سبحانه هیچ وجهی نسبت نیاشدان الله لغنی
عن العالمین او را سبحانه بعالم عین و شمس تحقیق بلکه نسبت دادن برین نقیض
بسیار گران است ۵ آن ایشانان اند و من چنینم - یا رب سبحان و بشارب
العرة عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد لله رب العالمین و لا اله الا
علیکم و علی من لدیک اسمی المکتوب و بانتهاء قمت الحافه و بتمام ما اختصت الرسالة
فکان هذا اخر ما اردنا ابراده فی هذه العجالة - و نستعین الله تعالی من کل
ضلاله - فی کل مقامه و مقالته - و نسأل الله تعالی خیر الدلائل - فی کل
عمل و حاله - و صلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد و آله الطیبین و الطاهرین و ائمه الهدی و الرسل

مركز العظمة والجلافة . واعلم انباء اولى الحكمة والعقلية . ومقدام الرسول
 ذوى البسالة والنبالة . عا دامت الشمس مخافة بالنطقاوة والعمر محاطا بالرهالة
 وكان الفراغ من تبيين الرسالة وقت السحر . ليلة الحادي عشر . من شهر الصي
 الآخر . سنة ثمان من حجرة خير البشر . عليه الصلوة والسلام من الله الاكبر
 التتميم للتعليم . لما كان معظم الرسالة في علوم المعرفة ولا تتم المعرفة
 الا بالحجة كما لا تتم المحبة الا بالعمل . انجحت بالرسالة احسن ما ينبغي عليه من انجلا

عن أبي القرب الكنجي

لا تغفل عن فلنجيب دلائل
منها تتجلى بمرح ليلاني
فالمنع منه عطية مقبولة
ومن الدلائل ان ترى من عزم
ومن الدلائل ان يرى حبيسا
ومن الدلائل ان يرى مشغرا
ومن الدلائل ان يرى متقشقا

وقال يحيى بن معاذ الرزقي

ومن الذكاء مثل ان تراه مشغول
ومن الذكاء مثل حزنه وتحييه
ومن الذكاء مثل ان تراه مسافرا
ومن الذكاء مثل زهده فيما يرى
ومن الذكاء مثل ان تراه ياكسيا
ومن الذكاء مثل ان تراه مسلما
ومن الذكاء مثل ان تراه راضيا
ومن الذكاء مثل خبثه بين الورى